رسول ﷺ ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔
(صحیح مسلم، ص ۵۹۷)

اعتکاف

بفیضانِ نظر
حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
(بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

مؤلف
مفتی محمد راشد القادری
(اسلامک ریسرچ اسکالر، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)
(لیکچرار: اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

آزاد پبلشرز ۵۶۔ اُردو بازار کراچی
☎: 32631839,32620178 FAX : (92-21) 32627659
website : www.azadpublishers.com
E-mail : azadpublishers@gmail.com
AZAD PUBLISHERS

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ﴿اعتکاف﴾ منظر عام پر آرہی ہے۔

ماہِ رمضان ابتداء سے اپنی برکتیں لٹاتا آرہا ہے، اس کی رحمتوں، برکتوں، عنایتوں، لطافتوں سے مستفید ہونے والے ہوتے چلے آرہے ہیں۔

اس کی برکتوں کو سمیٹنے کا ایک طریقہ اعتکاف بھی ہے۔ جو ﴿سنّۃ مؤکدہ علی الکفایۃ﴾ کا درجہ رکھتا ہے۔

اس موضوع کو سمجھنے کے لیے اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے الگ سے ایک جامع کتاب کی ضرورت تھی، جس میں اعتکاف کا مکمل بیان مع فضائل ومسائل موجود ہوں تو اس کمی کو صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) نے پورا کردیا۔ انہوں نے اسے بڑے احسن انداز میں تالیف کیا ہے۔ جس میں عورتوں کا اعتکاف اور اس کے مسائل بھی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مؤلف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدّیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل ہمیں اپنی عبادتوں کی اصلاح کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور اعتکاف کی حقیقی لذّت عطا فرمائے۔

آمین یا ربّ العٰلمین۔

العارض: محمد لعبتیں فاروق قادری

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اعتکاف

بفیضانِ نظر ۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مفتی محمد راشد القادری سلمہُ الباری

کتاب ڈیزائنگ ۔۔۔۔۔ سید سمیر حسین

ٹائیٹل ڈیزائنگ ۔۔۔۔۔ محمد فیصل عطاری

ناشر ۔۔۔۔۔۔۔ آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی
website : www.azadpublishers.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	﴿الباب الاوّل﴾	07	21	تُرکی خیمے میں اعتکاف:	15
01	اعتکاف کے لغوی معنیٰ ومفہوم مع اعتکاف کی		22	اعتکاف کا مقصدِ عظیم:	16
	اقسام ومسائل	07	23	اعتکافِ سنّت کی وضاحت:	17
02	اعتکاف کے لغوی معنیٰ:	08	24	اعتکاف کی نیت اس طرح کیجئے:	18
03	اصطلاحی (عُرفی) تعریف:	08	25	اعتکافِ نفل کی وضاحت:	18
04	اعتکاف کی شرعی تعریف:	09	26	مسجد میں کھانا، پینا، سونا شرعاً جائز نہیں:	20
05	اعتکاف کی قسمیں:	09	27	اعتکاف کس مسجد میں کرے:	21
06	اعتکافِ واجب:	09	28	چند باتیں احترام مسجد سے متعلق:	21
07	اعتکافِ سنّت:	09	29	ان کو اللہ سے کچھ کام نہیں:	22
08	اعتکافِ نفل:	10	30	حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل!	22
09	اعتکاف عبادتِ قدیمہ ہے:	10	31	مباح کلام بھی نیکیوں کو کھا جاتا ہے:	23
10	وضاحت:	10	32	اُنیس 19 مدنی پھول:	23
11	دس (۱۰) دنوں کا اعتکاف:	11	33	مسجدوں کو خوشبودار رکھیے:	28
12	دو۲ حج دو۲ عمرے کا ثواب:	11	34	منہ میں بدبو ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے:	28
13	اعتکاف سے محبت:	12	35	بدبودار مرہم لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت:	28
14	بیس (۲۰) دنوں کا اعتکاف:	12	36	کچی پیاز کھانے سے بھی منہ بدبودار ہو جاتا ہے:	29
15	پورے ماہِ رمضان المبارک کا اعتکاف:	13	37	فنائے مسجد اور معتکف:	30
16	روزانہ حج کا ثواب:	13	38	معتکف فنائے مسجد میں جا سکتا ہے:	30
17	پچھلے گناہوں کی معافی:	13	39	امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ:	31
18	گناہوں سے تحفُّظ:	14	40	مسجد کی چھت پر چڑھنا:	31
19	ایک بار تو اعتکاف کر ہی لیجئے!	14	41	معتکف کے مسجد سے باہر نکلنے کی صورتیں:	32
20	ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت:	15	42	(۱) حاجت شرعی:	32

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
43	حاجت شرعی کی تین (3) صورتیں:	32
44	(۲) حاجت طبعی:	33
45	حاجت طبعی کی چھ (6) صورتیں:	33
46	اعتکاف توڑنے والی چیزوں کا بیان:	34
47	اعتکاف توڑنے والی سولہ (16) صورتیں:	35
48	اعتکاف میں حاجات پوری کروانے کا بہترین طریقہ:	39
49	حضور ﷺ کا عقیدہ توسّل:	40
50	نداء یارسول اللہ ﷺ کا ثبوت:	40
51	عیسیٰ علیہ السلام اور نداء یا محمد ﷺ:	40
52	صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نداء دینا:	41
53	دوران جنگ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نعرہ:	41
54	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا نداء دینا:	42
55	امام اعظم رضی اللہ عنہ کا نداء دینا:	42
56	شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:	42
57	مفسّرین کرام رحمۃ اللہ علیہم کے نظریات:	43
58	امام صاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:	43
59	صاحبِ جلالین رحمۃ اللہ علیہما کا عقیدہ:	43
60	یہودیوں کا بعثت سے قبل حضور ﷺ کو وسیلہ بنانا:	44
61	وسیلہ تلاش کرنے کا حکم خداوندی:	45
62	بغیر سحری وافطار کے مسلسل روزہ اور چپ کا روزہ رکھنا منع ہے:	46
63	معتکف سے گناہ سرزد ہونا:	47
64	اعتکاف توڑنے کی سات (7) جائز صورتیں:	47
65	حاجت روائی اور ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت:	48

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
66	حکایت:	49
67	اعتکاف میں جائز کاموں کی اجازت پر مشتمل 8 مدنی پھول:	50
68	معتکف مسجد سے سر نکال سکتا ہے:	52
69	باہر نکلے تو چلتے چلتے عیادت کرسکتا ہے:	52
	﴿الباب الثانی﴾	53
70	خواتین کا اعتکاف:	53
71	خواتین بھی اعتکاف کریں:	54
72	اعتکاف سے متعلق خواتین کے چند مسائل:	55
73	اعتکاف قضاء کرنے کا طریقہ:	58
74	اعتکاف کا فدیہ:	58
75	اعتکاف توڑنے کی توبہ:	59
76	معتکفین کیلئے ضرورت کی اشیاء:	59
77	اعتکاف کے 50 مدنی پھول:	60
78	اختتامیہ:	68
79	ماٰخذ ومراجع (*Bibliography*)	69

عرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اعتکاف درحقیقت اپنے ربّ کریم عزّ وجلّ کو راضی کرنے اور منانے کا ایک نہایت ہی پیارا، حسین اور دلنشین طریقہ ہے۔ اور یہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی ایسی پسندیدہ سنّت کریمہ ہے کہ صحیح بخاری میں ایک حدیث شریف ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ (یعنی آخری دس دنوں) کا اعتکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفاتِ ظاہری عطا فرمائی۔ حتّٰی کہ ایک مرتبہ کسی خاص عذر کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں اعتکاف نہ کر سکے تو شوال المکرّم کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔

ہمیں بھی چاہیے کہ کوشش کرکے اس بار تو اعتکاف کر ہی لیں، اور اس سنّت کی برکتیں اور بہاریں لوٹیں۔ اس رسالے میں عقائد کا بیان بھی ضمناً شامل کیا گیا ہے تاکہ ہم اپنے عقائد کو بھی سمجھیں، اور اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کرکے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخروئی حاصل کرسکیں۔

اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امّت مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد راشد القادری بن محمد حیات القادری عفی عنہ
(اسلامک ریسرچ اسکالر، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)
(لیکچرار: اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

﴿ الباب الاوّل ﴾

اعتکاف کے لغوی معنیٰ و مفہوم

مع

اعتکاف کی اقسام و مسائل

اعتکاف کے لغوی معنیٰ:

اعتکاف عربی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی معنی ہے: ﴿اِعْتَکَفَ فِي الْمَکَانِ﴾ یعنی کسی جگہ بند رہنا، الگ رہنا، علیحدہ رہنا۔(۱)

اعتکاف کا انگریزی میں معنیٰ ہے: (*To Isolate Onself , To Seclude*)

یعنی (اپنے آپ کو الگ/ جدا/ علیحدہ کر لینا)

اعتکاف کا اردو میں مفہوم یہ ہے: نفس کو دنیاوی لذائذ (لذّتوں) سے باز رکھنا، مسجد میں معیّنہ مدّت کے لئے گوشہ نشین ہو کر عبادت کرنا۔(۲)

اصطلاحی (عُرفی) تعریف:

اصطلاح شریعت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا و عبادت کے لئے مرد حضرات کا مسجد میں اور عورتوں کا مسجدِ بیت میں (یعنی گھر میں جو جگہ نماز پڑھنے کے لئے مقرر کر رکھی ہو) وہاں ٹھہرے رہنا، اور دھرنا مار کر بیٹھے رہنا اعتکاف کہلاتا ہے۔

اس کی وضاحت اس حدیث شریف سے ہوتی ہے:

حضرت سیدنا عطاء خُراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے در پر آ پڑا ہوا اور یہ کہہ رہا ہو: یا اللہ ربّ العزّت! جب تک تو میری مغفرت نہیں فرما دے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔(۳)

---

(۱) المنجد ، ص ٦٧٣

(۲) فیروز اللغات ، اردو ، ص ١٠٥

(۳) شعب الایمان ، ج٣ ص ٤٢٦

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے دَر پر بستر جما دیئے ہیں

اعتکاف کی شرعی تعریف:

مسجد میں اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اعتکاف کی نیّت کے ساتھ ٹھہرنا ﴿اعتکاف﴾ کہلاتا ہے۔ اس کے لئے مسلمان کا عاقل اور جنابت (غسل واجب ہونا) اور حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں نابالغ بھی جو تمیز رکھتا ہے۔ اگر بہ نیت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو اس کا اعتکاف صحیح ہے۔ (۱)

اعتکاف کی قسمیں:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اعتکافِ واجب (۲) اعتکافِ سنّت (۳) اعتکافِ نَفْل

اعتکافِ واجب:

اعتکاف کی نَذْر (یعنی منّت) مانی یعنی زبان سے کہا: میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے فلاں دن یا اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا۔ تو اب جتنے بھی دن کا کہا ہے اتنے دن کا اعتکاف کرنا واجب ہوگیا۔ (۲)

اعتکافِ سنّت:

رمضان المبارک کے آخری عشرہ (بیسویں روزے کے غروبِ آفتاب سے لے کر

---

(۱) فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۲۱۱

(۲) رَد المحتار، ج ۳، ص ٤۳۰

عید الفطر کے چاند نظر آنے تک) کا اعتکاف ''سنّت مؤکدہ علی الکفایہ'' ہے۔(۱)

اعتکافِ نَفل:

نَذر اور سنّت مؤکدہ کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب (نفلی) و سنّت غیر مؤکدہ ہے۔(۲)

اعتکاف عبادتِ قدیمہ ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ

اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔(۳)

وضاحت:

نماز و اعتکاف کے لئے کعبہ معظّمہ کی پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا خود ربّ کائنات عزّ وجلّ نے فرمان جاری فرمایا۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مسجدوں کو پاک صاف رکھا جائے، وہاں گندگی اور بدبودار چیز نہ لائی جائے، یہ

---

(۱) رَد المحتار، ج۳، ص۴۳۰

(۲) درمختار ج ۲، ص ۱۷۷، عالمگیری ج ۱، ص ۲۱۱

(۳) پارہ ۱ سورۃ البقرۃ، آیت ۲۵

سنّت انبیاء علیہم السلام ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف عبادت ہے اور اعتکاف بڑی پرانی عبادت ہے جو زمانۂ ابراہیمی میں بھی تھی۔(۱)

دس (۱۰) دنوں کا اعتکاف:

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ عنہ نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اعتکاف فرماتے تھے۔(۲)

وضاحت:

نبیِّ کریم رؤف الرحیم صلّی اللہ علیہ وسلّم جہاں مسجد نبوی میں اعتکاف کے لئے چارپائی مبارک بچھاتے تھے، وہاں بطورِ یادگار ایک مبارک سُتون بنام (اُسْطُوَانَۃُ السَّرِیْر) آج بھی قائم ہے۔ خوش نصیب عُشّاق اس کی زیارت کرتے اور حصولِ برکت کے لئے یہاں نوافل ادا کرتے ہیں۔

دو۲ حج دو۲ عمرے کا ثواب:

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

مَنِ اعْتَکَفَ عَشْراً فِیْ رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ

---

(۱) تفسیرنور العرفان ، سورة البقرة ، تحة الآیة : ۲۵

(۲) صحیح مسلم ، ص ۵۹۷

جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو (۲) حج اور دو (۲) عمرے کیئے۔(۱)

اعتکاف کی سنّت کریمہ کو زندہ رکھتے ہوئے اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہن بھی اعتکاف فرماتی رہیں۔ چنانچہ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ (یعنی آخری دس دنوں) کا اعتکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفاتِ ظاہری عطا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہّرات رضی اللہ عنہن اعتکاف کرتی رہیں۔(۲)

اعتکاف سے محبت:

ایک مرتبہ کسی خاص عذر کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں اعتکاف نہ کرسکے تو شوال المکرّم کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔(۳)

بیس (۲۰) دنوں کا اعتکاف:

ایک مرتبہ سفر کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف رہ گیا تو اگلے رمضان شریف میں بیس (۲۰) دنوں کا اعتکاف فرمایا۔(۴)

---

(۱) شعب الایمان، ج ۳، ص ٤٢٥

(۲) صحیح بخاری، ج ۱، ص ٦٦٤

(۳) صحیح بخاری، ج ۱، ص ٦٧١

(٤) جامع ترمذی، ج ۲، ص ٢١٢

پورے ماہِ رمضان المبارک کا اعتکاف:

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکم رمضان سے بیس ۲۰ رمضان تک اعتکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کے لئے رمضان کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قدر آخری عشرہ میں ہے لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔(۱)

روزانہ حج کا ثواب:

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: معتکف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔(۲)

پچھلے گناہوں کی معافی:

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

مَنِ اعْتَكَفَ إِيمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

ترجمہ: ’’جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(۳)

---

(۱) صحيح مسلم، ص ٥٩٤

(۲) شعب الايمان، ج ٣، ص ٤٢٥

(۳) كنزالعمال، ج ٨، ص ٥٣٢

گناہوں سے تحفُّظ :

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم نے معتکف کے بارے میں فرمایا:

ھُوَ یَعۡتَکِفُ الذُّنُوۡبَ وَیُجۡرٰی لَہُ مِنَ الۡحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الۡحَسَنَاتِ کُلِّھَا

اعتکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کے لئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہے۔(۱)

ایک بار تو اعتکاف کر ہی لیجئے !

آقا صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم کی سنتوں کے دیوانو! ہوسکے تو ہر برس ورنہ زندگی میں کم از کم ایک بار تو رَمَضانُ الۡمُبارَک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کر ہی لینا چاہئے اور یوں بھی مسجد میں پڑا رہنا بہت بڑی سعادت ہے اور معتکف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عزوجل پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغل سے فارغ کر کے مسجد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے،''اعتکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کیلئے کلیۃً (یعنی مکمل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عزوجل کی عبادت میں منہمک کر دیتا ہے اور ان تمام مشاغل دنیا سے کنارہ کش ہو جاتا ہے جو اللہ عزوجل کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور معتکف کے تمام اوقات حقیقۃً یا حکماً نماز میں گزرتے ہیں۔(کیونکہ نماز کا انتظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتکاف کا مقصود اصلی جماعت کے ساتھ نماز کا انتظار کرنا ہے اور معتکف ان (فرشتوں) سے مشابہت رکھتا ہے جو اللہ عزوجل کے

---

(۱) سنن ابن ماجه ،ج ۲ ، ص ۳٦٥

حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جو شب وروز اللہ عزوجل کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔(۱)

ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت:

جو رَمضانُ المُبارَک کے علاوہ بھی صرف ایک دن مسجد کے اندر اخلاص کے ساتھ اعتکاف کرلے اُس کیلئے بھی زبردست ثواب کی بشارت ہے۔ چنانچہ اعتکاف کی ترغیب دلاتے ہوئے سرکار نامدار، دو عالم کے مالک ومختار صلَّی اللہُ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ عزوجل کی رضا وخوشنودی کیلئے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کردے گا جن کی مسافت مشرق ومغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔(۲)

تُرکی خیمے میں اعتکاف:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، 'سرکار مدینہ صلَّی اللہُ علیہ وسلَّم نے ایک ترکی خیمے کے اندر رَمضانُ المُبارَک کے پہلے عشرے کا اعتکاف فرمایا، پھر درمیانی عشرے کا، پھر سراقدس باہر نکالا اور فرمایا، ''میں نے پہلے عَشرے کا اعتکاف شب قدر تلاش کرنے کیلئے کیا، پھر اسی مقصد کے تحت دوسرے عَشرے کا اعتکاف بھی کیا، پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی گئی کہ شب قدر آخری عَشرے میں ہے۔ لہٰذا جو شخص میرے

---

(۱) فتاویٰ علامگیری ج ۱، ص ۲۱۲

(۲) الدر المنثور ج ۱ ، ص ٤٨٦

ساتھ اعتکاف کرنا چاہے وہ آخری عَشْرے کا اعتکاف کرے۔ اس لئے کہ مجھے پہلے شب قدر دکھادی گئی تھی پھر بھلادی گئی، اوراب میں نے یہ دیکھا ہے کہ شب قدر کی صبح کو گیلی مٹی میں سجدہ کررہاہوں۔لٰہذااب تم شب قدرکوآخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شب بارش ہوئی اور مسجد شریف کی چھت مبارک ٹپکنے لگی، چنانچہ اکیس رَمَضانُ الْمُبارَک کی صبح کو میری آنکھوں نے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کواس حالت میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پانی والی گیلی مٹی کا نشان عالی شان تھا۔(۱)

اعتکاف کا مقصد عظیم:

ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم ازکم زندگی میں ایک باراس ادائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کوادا کرتے ہوئے پورے ماہ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اعتکاف کرلینا چاہئے۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں اعتکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شب قدر کی تلاش ہے۔اورراجح (یعنی غالب) یہی ہے کہ شب قدر رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ اس حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس بار شب قدر اکیسویں شب تھی مگر یہ فرمانا کہ ''آخری عَشْرہ کی طاق راتوں میں اس کو تلاش کرو۔'' اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ شب قدر بدلتی رہتی ہے۔یعنی کبھی اکیسویں (۲۱)،کبھی تیئیسویں (۲۳)،کبھی پچیسویں (۲۵) کبھی ستائیسویں (۲۷) تو کبھی انتیسویں (۲۹) شب۔ مسلمانوں کوشب قدر کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آخری عَشْرے کے اعتکاف کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ کیونکہ

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، ج ۱، ص ۳۹۲، رقم حدیث: ۲۰۸۶

معتکف دسوں دن مسجد میں ہی پڑا رہتا ہے اور ان دس دنوں میں کوئی بھی ایک رات شب قدر ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ یہ شب مسجد میں گزارنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ ایک اور نکتہ اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول پاک، صاحب لَولاک سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک پر سجدہ ادا فرمایا جبھی تو خاک کے خوش نصیب ذرّات سرورِ کائنات موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی پیشانی سے بے تابانہ چمٹ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اعتکاف کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اعتکافِ سنّت کی وضاحت:

مَنَّت کا اعتکاف مرد مسجد میں کرے اور عورت مسجد بیت میں کرے۔ اس میں روزہ بھی شرط ہے۔ (عورت گھر میں جو جگہ نماز کیلئے مخصوص کرلے اسے ''مسجد بیت'' کہتے ہیں)

رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرہ کا اعتکاف ''سنَّتِ مُؤَکّدہ علَی الْکِفایہ'' ہے۔ (۱)

یعنی پورے شہر میں کسی ایک نے کرلیا تو سب کی طرف سے ادا ہوگیا اور اگر کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سبھی مجرم ہوئے۔ (۲)

اس اعتکاف میں یہ ضروری ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی بیسویں تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد کے اندر بہ نیت اعتکاف موجود ہو اور انتیس کے چاند کے بعد یا تیس کے غروب آفتاب کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔ (۳)

اگر ۲۰ رَمَضانُ الْمُبارَک غروب آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوئے تو اعتکاف کی سنت

---

(۱) دُرِّمُختَار معه رَدُّ المُحتَار، ج ۳، ص ۴۳۰

(۲) بهار شريعت، حصّه پنجم، ص۵۲ (۳) بهار شريعت، حصّه پنجم، ص۱۵۱

مؤکدہ ادا نہ ہوئی بلکہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مسجد میں تو داخل ہو چکے تھے مگر نیت کرنا بھول گئے تھے یعنی دل میں نیت ہی نہیں تھی (نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں) تو اس صورت میں بھی اعتکاف کی سنت مؤکدہ ادا نہ ہوئی۔ اگر غروب آفتاب کے بعد نیت کی تو نفلی اعتکاف ہو گیا۔ دل میں نیت کر لینا ہی کافی ہے زبان سے کہنا شرط نہیں۔ البتہ دل میں نیت حاضر ہونا ضروری ہے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے۔

اعتکاف کی نیت اس طرح کیجئے:

میں اللہ عزوجل کی رضا کیلئے رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرے کے سنت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔

اعتکافِ نفل کی وضاحت:

نذر اور سنت مؤکدہ کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب (یعنی نفلی) وسنت غیر مؤکدہ ہے۔(۱) اس کیلئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وقت کی قید۔ جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کر لیجئے۔ جب تک مسجد میں رہیں گے کچھ پڑھیں یا نہ پڑھیں اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، جب مسجد سے باہر نکلیں گے اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذہب مفتیٰ بہ پر (نفلی) اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہوسکتا ہے جب سے داخل ہو باہر آنے تک (کیلئے) اعتکاف کی نیت کر لے، انتظار نماز وادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔(۲)

---

(۱) بهار شريعت حصه پنجم ص١٥٢

(۲) العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية ، تخريج شده ، ج ٥ ، ص ٦٧٤

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ دوسری جگہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کرلے، جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔(۱)

اعتکاف کی نیت کرنا کوئی مشکل کام نہیں نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ کرلیا کہ ''میں سنت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔'' یہی کافی ہے اور اگر دل میں نیت حاضر ہے اور زبان سے بھی یہی الفاظ ادا کرلیں تو زیادہ بہتر ہے۔ مادری زبان میں بھی نیت ہوسکتی ہے اور اگر عربی میں نیت یاد کرلیں تو زیادہ مناسب ہے۔ ہوسکے تو آپ یہ عربی نیت یاد کرلیجئے:

نَوَیۡتُ سُنَّۃَ الۡاِعۡتِکَافِ

میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی (۲)

جب بھی آپ کسی عبادت مثلاً نماز، روزہ، احرام، طواف کعبہ وغیرہ کی عربی میں نیت کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ اس عربی عبارت کے معنٰی بھی آپ سمجھ رہے ہوں کیوں کہ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اگر آپ نے رٹی ہوئی ''عربی نیت'' کے الفاظ ادا کرلئے یا کتاب میں دیکھ کر پڑھ لئے اور دھیان کسی اور طرف لگا ہوا تھا اور ارادہ دل میں موجود نہ تھا تو نیت سرے سے ہوگی ہی نہیں۔ مثلاً آپ مسجد میں داخل ہوکر (نَوَیۡتُ سُنَّۃَ الۡاِعۡتِکَاف) کہیں تو دل میں بھی ارادہ ہونا لازمی ہے کہ میں یہ اعتکاف کی نیت کررہا ہوں۔

یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کرلیں کہ یہ آخری عشرہ رَمَضانُ الۡمُبَارَک کا اعتکاف

---

(۱) العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ ، تخریج شدہ ، ج ۸ ، ص ۹۸

(۲) الملفوظ ، حصہ ۲ ، ص ۲۷۲

نہیں یہ نفلی اعتکاف ہے اور ایک لمحہ کیلئے بھی کیا جا سکتا ہے، آپ جب بھی مسجد سے باہر نکلیں گے یہ نفلی اعتکاف اسی وقت ختم ہو جائے گا۔

مسجد میں کھانا، پینا، سونا شرعاً جائز نہیں:

یاد رکھئے! مسجد کے اندر کھانے پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں، جب تک اعتکاف کی نیت نہ ہو، اگر اعتکاف کی نیت تھی تو ضمناً کھانے پینے اور سونے کی اجازت بھی ہو جائے گی۔ ہمارے یہاں اکثر مساجد میں درود وسلام وغیرہ کا ورد ہوتا ہے پھر پانی پر دم کر کے ہمارے بھائی اس کو تبرکاً پیتے ہیں۔ بے شک یہ ایک بہت اچھا عمل ہے۔ البتہ کسی کی اعتکاف کی نیت نہ ہو تو وہ مسجد میں یہ پانی نہیں پی سکتا۔ اسی طرح مسجد کے اندر جس نے اعتکاف کی نیت کی ہوئی تھی وہی مسجد کے اندر رَمَضانُ الْمُبارَک میں افطار کر سکتا ہے۔ مسجد الحرام شریف میں بھی آبِ زم زم شریف پینے، افطار کرنے یا سونے کیلئے اعتکاف کی نیت ہونی چاہئے۔

مسجد النبوی الشریف علی صاحبھا الصلوۃ والسلام میں بھی بلا نیت اعتکاف، پانی وغیرہ نہیں پی سکتے۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے اور سونے کیلئے نہ کی جائے، ثواب کیلئے کی جائے۔ رَدُّ الْمُحْتَار (شامی) میں ہے، اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر لے۔ کچھ دیر ذکر اللہ عزوجل کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے۔)(۱)

---

(۱) رَدُّ الْمُحْتَار علی در المختار، ۲، ص ۴۳۵

اعتکاف کس مسجد میں کرے:

اعتکاف کیلئے تمام مساجد سے مسجد الحرام شریف افضل ہے، پھر مسجد النبوی الشریف علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام پھر مسجد اقصیٰ شریف (بیت المقدس) پھر ایسی جامع مسجد جس میں پنج وقتہ باجماعت نماز ہوتی ہو۔ اگر جامع مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہوتو پھر اپنے محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔(۱)

جامع مسجد ہونا اعتکاف کے لئے شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی ہوسکتا ہے۔ مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام ومؤذن مقرر ہوں اگر چہ اس میں پنجگانہ نماز نہ ہوتی ہواور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے۔ اگر چہ وہ مسجد جماعت نہ ہو۔(۲)

خصوصاً اس زمانے میں کہ بعض مسجدیں ایسی ہیں کہ جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن۔(۳)

چند باتیں احترام مسجد سے متعلق:

پیارے معتکف بھائیو! چونکہ آپ کو دس روز مسجد ہی میں گزارنے ہیں اس لئے مناسب یہی ہے کہ چند باتیں احترام مسجد سے متعلق سیکھ لیجئے۔ دوران اعتکاف مسجد کے اندر ضرورۃً دنیوی بات کرنے کی اجازت ہے لیکن دھیمی آواز کے ساتھ اور احترام مسجد کوملحوظ رکھتے ہوئے بات کیجئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ چلاّ کر کسی کو بلا رہے ہوں اور وہ بھی آپ کو چلاّ کر جواب دے رہا ہو، ''ابے تبے'' اور غُل غپاڑے سے مسجد گونج رہی ہو۔ یہ انداز

(۱) فتح القدیر ، ج ۲ ، ص ۳۰۸ (۲) رَدُّ المُحتَار ، ج ۳ ، ص ۴۲۹

(۳) بہار شریعت ، حصّہ ۵ ، ص ۱۵۱

ناجائز وگناہ ہے۔

یاد رکھئے! مسجد میں بلاضرورت دنیوی بات چیت کی معتکف کو بھی اجازت نہیں۔

ان کو اللہ سے کچھ کام نہیں:

سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت شفیع امت شاہ نبوت، تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذی شان ہے:

یَاتِیُ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَّکُوْنُ حَدِیْثُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ فَلاَ تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْہِمْ حَاجَۃٌ

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ ان کو اللہ عزوجل سے کچھ کام نہیں

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل!

حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، انہوں نے مجھ سے (اشارہ کرکے) فرمایا: ''ان دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ!'' میں ان دونوں کو لے آیا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے استفسار فرمایا، ''تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟

عرض کی، ''طائف سے۔'' فرمایا، ''اگر مدینہ منورہ کے رہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجد کے آداب بخوبی جانتے ہیں) تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص۸۷، رقم الحدیث: ۲۹۶۲

کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو!(۱)

مباح کلام بھی نیکیوں کو کھا جاتا ہے:

حضرت سیدنا مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری، محقق علی الاطلاق شیخ ابن ہمام علیہ رحمۃ اللہ السلام کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں،

اَلْکَلاَمُ الْمُبَاحُ فِی الْمَسْجِدِ مَکْرُوْہٌ یَاْ کُلُ الْحَسَنَاتِ

مسجد میں مباح (یعنی جائز) بات کرنا بھی مکروہ (تحریمی) ہے اور نیکیوں کو کھا جاتا ہے(۲)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار والا تبار، باذن پروردگار دوجہاں کے مالک ومختار، شہنشاہ ابرار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

اَلضَّحْکُ فِی الْمَسْجِد ظُلْمَۃٌ فِی الْقَبْرِ

مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے(۳)

اُنیس 19 مدنی پھول:

۱......مروی ہوا کہ ایک مسجد اپنے رب عزوجل کے حضور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے، ہم ان (مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والوں) کے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔(۴)

---

(۱) صحیح بخاری ج ۱، ص ۱۷۸ رقم الحدیث : ٤٧٠

(۲) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج ۲، ص ٤٤٩

(۳) الجامع الصغیر، ص ۳۲۲، رقم الحدیث : ۵۲۳۱

(٤) العطایا النبویۃ فی فتاوی الرضویۃ، ج ١٦، ص ۳۲۱

۲......روایت کیا گیا ہے کہ جولوگ غیبت کرتے ہیں (جو کہ سخت حرام اور زِنا سے بھی اَشَدّ ہے) اور جولوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور ان کی شکایت کرتے ہیں۔'' سبحان اللہ: جب مباح وجائز بات بلاضرورت شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو (مسجد میں) حرام وناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا! (۱)

۳......درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر کپڑے سیئے۔ ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو حرج نہیں۔ اسی طرح کاتب کو (مسجد میں) اُجرت پر کتابت کرنے کی اجازت نہیں۔ (۲)

۴......مسجد کے اندر کسی قسم کا کوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''جذب القلوب'' میں نقل کرتے ہیں کہ مسجد میں اگر خس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذرہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خس (یعنی معمولی ذرہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (۳)

۵......مسجد کی دیوار، اس کے فرش، چٹائی یا دری کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکنا، ناک سنکنا، ناک یا کان میں سے میل نکال کر لگانا، مسجد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تنکا وغیرہ نوچنا سب ممنوع ہے۔

۶......ضرورتاً اپنے رومال وغیرہ سے ناک پونچھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

---

(۱) العطایا النبویۃ فی فتاوی الرضویۃ، ج ۱۶، ص ۳۲۱

(۲) فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۰

(۳) جذب القلوب، ص ۲۵۷

۷...... مسجد کا کوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے ادبی ہو۔

۸...... جوتے اتار کر مسجد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہر جھاڑ لیں۔ اگر پاؤں کے تلوؤں میں گرد کے ذرات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پونچھ کر مسجد میں داخل ہوں۔

۹...... مسجد کے وضو خانے پر وضو کرنے کے بعد پاؤں وضو خانے ہی پر اچھی طرح خشک کر لیجئے۔ گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں میلی اور بدنما ہو جاتی ہیں۔

اب اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مجدد دین وملت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آداب مسجد پیش کئے جا رہے ہیں:

۱۰...... مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو، منع ہے۔

۱۱...... وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرش مسجد پر نہ گرے۔ (یاد رکھئے! اعضائے وضو سے وضو کے پانی کے قطرے فرش مسجد پر گرانا، ناجائز ہے۔)

۱۲...... مسجد کے ایک درجے سے دوسرے درجے کے داخلے کے وقت (مثلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حتیٰ کہ اگر صف بچھی ہو اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرش مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خطیب جب منبر پر جانے کا ارادہ کرے۔ پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اترے تو (بھی) سیدھا قدم اتارے۔

۱۳...... مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح

کھانسی۔سرکارمدینہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہئے اور نہ ہو تو حتی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو۔خصوصاً مجلس میں یا کسی معظم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذیبی ہے۔حدیث میں ہے،''ایک شخص نے دربارِ اقدس صلَّی اللہ علیہ وسلَّم میں ڈکار لی آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:''ہم سے اپنی ڈکار دور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے۔(۱)

اور جمائی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہئے۔اگرچہ مسجد سے باہر تنہا ہو کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔جمائی جب آئے حتی الامکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔اگر یوں نہ رکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالیں۔اور اس طرح بھی نہ رکے تو حتی الامکان منہ کم کھولیں اور الٹا ہاتھ الٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔چونکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں۔لہٰذا جمائی آئے تو یہ تصور کریں کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو جمائی نہیں آتی۔''ان شاء اللہ عزوجل فوراً رک جائے گی۔(۲)

۱۴......تمسخر (مسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجد میں سخت ناجائز۔

۱۵......مسجد میں ہنسنا منع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔موقع کے لحاظ سے تبسم میں حرج نہیں۔

۱۶......مسجد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔موسم گرما

---

(۱) شرح السنة ج ٧ ، ص ٢٩٤، رقم الحديث : ٢٩٤٤

(۲) رَدُّ المُحتَار على در المختار ، ج ٢ ، ص ٤١٣

میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں (مسجد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکی جائے اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چھتری وغیرہ رکھتے وقت دور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اس کی ممانعت ہے۔ غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۱۷...... مسجد میں حدث (یعنی ریح خارج کرنا) منع ہے ضرورت ہو تو (جو اعتکاف میں نہیں ہیں وہ) باہر چلے جائیں۔ لہٰذا معتکف کو چاہیے کہ ایام اعتکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اخراج ریح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہر نہ جاسکے گا۔ (البتہ احاطۂ مسجد میں موجود بیت الخلاء میں ریح خارج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)

۱۸...... قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ آداب دربار عالی کے خلاف ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجد سے ہاتف غیبی نے آواز دی، ''ابراہیم! بادشاہوں کے حضور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟'' معاً (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقت انتقال ہی پھیلے۔ (چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اٹھاتے، لٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور مُتاتے (پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ اس کا رخ قبلہ کی طرف نہ ہو)

۱۹...... استعمال شدہ جوتا مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔(۱)

---

(۱) الملفوظ، ملخصاً، حصّہ ۲، ص ۳۷۷

مسجدوں کوخوشبودار رکھیے:

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں ''حضور پُر نور، شافع یوم النشور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔(۱)

منہ میں بدبو ہوتو نماز مکروہ ہوتی ہے:

منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجد جانا حرام ہے جب تک منہ صاف نہ کرلے۔ اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچانا حرام ہے، اور دوسرا نمازی نہ بھی ہوتو بھی بدبو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔(۲)

حدیث شریف میں ہے: جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فرشتے بھی ان سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔(۳)

بدبودار مرہم لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت:

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

جس کے بدن میں بدبو ہو کہ اس سے نمازیوں کو ایذا ہو مثلاً معاذ اللہ گندہ دہن (یعنی جس کو منہ سے بدبو آنے کی بیماری ہو) گندہ بغل (یعنی جس کو بغل سے بدبو آنے کا مرض ہو) یا جس نے خارش وغیرہ کے باعث گندھک ملی (یا کوئی سا بدبودار مرہم یا لوشن لگایا ہوا) ہو

---

(۱) سنن ابی داؤد ، ج ۱ ، ص ۱۹۷ ، رقم الحدیث : ٤٥٥

(۲) العطایا النبویة فی فتاوی الرضویة ، ج ۷ ، ص ۳۸٤

(۳) صحیح مسلم ، ص ۲۸۲ ، رقم الحدیث : ٥٦٤

اسے بھی مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔(۱)

کچی پیاز کھانے سے بھی منہ بدبودار ہوجاتا ہے:

کچی مولی، کچی پیاز، کچا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی بو ناپسند ہو اسے کھا کر مسجد میں اس وقت تک جانا جائز نہیں جب تک کہ ہاتھ منہ وغیرہ میں بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے پیاز، لہسن یا گندنا (لہسن سے مشابہ ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔'' اور فرمایا: ''اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی بو دور کرلو۔

علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

مسجد میں کچا لہسن اور کچی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بو باقی ہو۔ اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بو ہو جیسے گندنا (یہ لہسن سے ملتی جلتی ترکاری ہے) مولی، کچا گوشت اور مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بو آتی ہو، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ (یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی بدبودار دوا لگائی ہو تو جب تک بو منقطع (یعنی ختم) نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔(۳)

---

(۱) العطایا النبویۃ فی فتاوی الرضویۃ، تخریج شدہ، ج ۸، ص ۷۲

(۲) صحیح مسلم ص۲۸۲ رقم الحدیث : ۵٦٤

(۳) بہار شریعت، حصّہ ۳، ص ۱۵٤

فنائے مسجد اور معتکف:

یاد رکھیں! فنائے صحن مسجد میں جانے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔ معتکف بغیر کسی ضرورت کے بھی فنائے مسجد میں جاسکتا ہے، فنائے مسجد سے مراد وہ جگہیں ہیں جو احاطہ مسجد (عرف عام میں جس کو مسجد کہا جاتا ہے) میں واقع ہوں اور مسجد کی مصالح یعنی ضروریات مسجد کے لئے ہوں، جیسے منارہ، وضو خانہ، استنجا خانہ، غسل خانہ، مسجد سے متصل مدرسہ، مسجد سے ملحق امام ومؤذن وغیرہ کے حجرے، جوتے اتارنے کی جگہ وغیرہ یہ مقامات بعض معاملات میں حکم مسجد میں ہیں اور بعض معاملات میں خارج مسجد۔ مثلاً یہاں پر جنبی (یعنی جس پر غسل فرض ہو) جاسکتا ہے۔ اسی طرح اقتداء اور اعتکاف کے معاملے میں یہ مقامات حکم مسجد میں ہیں۔ معتکف بلاضرورت بھی یہاں جاسکتا ہے۔ گویا وہ مسجد ہی کے کسی ایک حصے میں گیا۔

معتکف فنائے مسجد میں جاسکتا ہے:

علامہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کیلئے ہے، مثلاً جوتا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔'' مزید آگے فرماتے ہیں، فنائے مسجد اس معاملے میں حکم مسجد میں ہے۔(۱)

اسی طرح منارہ بھی فنائے مسجد ہے۔ اگر اس کا راستہ مسجد کی چار دیواری (Boundary Wall) کے اندر ہو تو معتکف بلاتکلف اس پر جاسکتا ہے اور اگر مسجد کے باہر سے راستہ ہو تو صرف اذان دینے کے لئے جاسکتا ہے کہ اذان دینا حاجت شرعی ہے۔

---

(۱) فتاویٰ امجدیہ، ج ۱، ص ۳۹۹

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ:

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جب وہ مدارس متعلق حدود مسجد کے اندر ہیں، ان میں راستہ فاصل نہیں (جو ان مدارس کو مسجد کی چار دیواری سے جدا کردے) صرف ایک فصیل (یعنی دیوار) سے صحنوں کا امتیاز کردیا ہے تو ان میں جانا مسجد سے باہر جانا ہی نہیں، یہاں تک کہ ایسی جگہ معتکف کا جانا جائز کہ وہ گویا مسجد ہی کا ایک قطعہ (یعنی حصہ ہے)۔

﴿ رَدُّ الـمُحتَار ﴾ میں ﴿بَدَائِعُ الصَّنائع ﴾ کے حوالے سے ہے، اگر معتکف منارہ پر چڑھا تو بلا اختلاف اس کا اعتکاف فاسد نہ ہوگا کیونکہ منارہ (معتکف کیلئے) مسجد ہی (کے حکم) میں ہے۔(۱)

وضاحت:

اعلیٰ حضرت علامہ مولیٰنا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ ارحمۃ الرحمٰن نے مسجد سے ملحق مدارس میں بھی معتکف کیلئے بغیر حاجت شرعی جانے کو جائز رکھا اور ان مدارس کو اس معاملے میں مسجد ہی کا ایک قطعہ (یعنی حصہ) قرار دیا۔

مسجد کی چھت پر چڑھنا:

صحن مسجد کا حصہ ہے لہٰذا معتکف کو صحن مسجد میں آنا جانا بیٹھے رہنا مطلقاً جائز ہے۔ مسجد کی چھت پر بھی آ جا سکتا ہے لیکن یہ اس وقت ہے کہ چھت پر جانے کا راستہ مسجد کے اندر

---

(۱) العطایا النبویة فی فتاوی الرضویة ، ج ۷ ، ص۴۵۳

سے ہو۔ اگر اوپر جانے کیلئے سیڑھیاں احاطہ مسجد سے باہر ہوں تو معتکف نہیں جا سکتا۔ اگر جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

نوٹ: یہ بھی یاد رہے کہ معتکف اور غیر معتکف دونوں کو مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے کہ یہ بے ادبی ہے۔

معتکف کے مسجد سے باہر نکلنے کی صورتیں:

اعتکاف کے دوران دو وجوہات کی بناء پر (احاطہ) مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ ۱......حاجت شرعی ۲......حاجت طبعی

(۱) حاجت شرعی:

حاجت شرعی یعنی جن احکام و امور کی ادائیگی شرعاً ضروری ہو۔ اور معتکف، اعتکاف گاہ میں ان کو ادا نہ کر سکے، ان کو حاجات شرعی کہتے ہیں۔ مثلاً نماز جمعہ اور اذان وغیرہ۔

حاجت شرعی کی تین (3) صورتیں:

۱......اگر منارے کا راستہ خارج مسجد (یعنی احاطۂ مسجد سے باہر) ہو تو بھی اذان کیلئے معتکف بھی جا سکتا ہے کیونکہ اب یہ مسجد سے نکلنا حاجت شرعی کی وجہ سے ہے۔

۲......اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کر رہا ہو جس میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو معتکف کیلئے اس مسجد سے نکل کر جمعہ کی نماز کیلئے ایسی مسجد میں جانا جائز ہے جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو۔ اور اپنی اعتکاف گاہ سے اندازاً ایسے وقت میں نکلے کہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے وہاں

---

(۱) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ٤٣٦

پہنچ کر چار رکعت سنت پڑھ سکے اور نماز جمعہ کے بعد اتنی دیر مزید ٹھہر سکتا ہے کہ چار یا چھ رکعت پڑھ لے۔ اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرا رہا بلکہ باقی اعتکاف اگر وہیں پورا کرلیا تب بھی اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن نماز جمعہ کے بعد چھ رکعت سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔(۱)

۳......اگر اپنے محلے کی ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جس میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اب جماعت کیلئے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ اب افضل یہی ہے کہ بغیر جماعت ہی اس مسجد میں نماز ادا کی جائے۔(۲)

(۲) حاجت طبعی:

حاجت طبعی یعنی وہ ضرورت جس کے بغیر چارہ نہ ہو مثلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔

حاجت طبعی کی چھ (6) صورتیں:

۱......احاطۂ مسجد میں اگر پیشاب وغیرہ کے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ ہو تو پھر ان چیزوں کیلئے مسجد سے نکل کر جا سکتے ہیں۔(۳)

۲......اگر مسجد میں وضوخانہ یا حوض وغیرہ نہ ہو تو مسجد سے وضو کیلئے جا سکتے ہیں لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کسی لگن یا ٹب میں اس طرح وضو کرنا ممکن نہ ہو کہ وضو کے پانی کی کوئی چھینٹ (اصل) مسجد میں نہ پڑے۔(۴)

---

(۱) دُرِّمُختَار مع رَدُّ المُختَار، ج ۳، ص ٤٣٧

(۲) جدّ الممتار علی ردّ المحتار، ج ۲، ص ۲۲۲

(۳) دُرِّمُختَار مع رَدُّ المُختَار، ج ۳، ص ٤٣٥

(٤) رَدُّ المُختَار علی در المختار، ج ۳، ص ٤٣٥

۳......احتلام ہونے کی صورت میں اگر احاطۂ مسجد میں غسل خانہ نہیں اور نہ ہی کسی طرح مسجد میں غسل کرنا ممکن ہو تو غسل جنابت کے لئے مسجد سے نکل کر جاسکتے ہیں۔(۱)

۴......قضائے حاجت کیلئے اگر گھر گئے تو طہارت کر کے فوراً بعد چلے آیئے، ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔اور اگر آپ کا مکان مسجد سے دور ہے اور آپ کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضروری نہیں کہ دوست کے یہاں قضائے حاجت کو جائیں۔بلکہ اپنے مکان پر بھی جاسکتے ہیں۔اور اگر خود آپ کے اپنے دو مکان ہیں ایک نزدیک، دوسرا دور، تو نزدیک والے مکان میں جایئے۔بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، دور والے مکان میں جانے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

۵...... عام طور پر نمازیوں کی سہولت کیلئے مسجد کے احاطے میں بیت الخلاء، غسل خانہ، استنجاء خانہ اور وضو خانہ ہوتا ہے۔لہٰذا معتکف انہیں کو استعمال کرے۔

۶......بعض مساجد میں استنجاء خانوں، غسل خانوں وغیرہ کیلئے راستہ احاطۂ مسجد (یعنی فنائے مسجد کے بھی) باہر سے ہوتا ہے لہٰذا ان استنجاء خانوں اور غسل خانوں وغیرہ میں حاجت طبعی کے علاوہ نہیں جاسکتے۔

اعتکاف توڑنے والی چیزوں کا بیان:

اب ان باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے جہاں جہاں مسجد سے نکلنے پر اعتکاف ٹوٹنے کا حکم ہے وہاں احاطۂ مسجد (یعنی عمارت مسجد کی باؤنڈری

---

(۱) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ۴۳۵

(۲) فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۲۱۲

وال) سے نکلنا مراد ہے۔ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، ''معتکف کیلئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عیادت کو جائے، نہ کسی جنازے میں شامل ہو، نہ کسی عورت کو چھوئے، نہ اس کے ساتھ ملاپ کرے اور نہ ہی ناگزیر ضروریات کے سوا کسی بھی ضرورت کیلئے باہر نکلے۔(۱)

اعتکاف توڑنے والی سولہ (16) صورتیں:

۱...... جن ضروریات کا پیچھے ذکر کیا گیا ہے ان کے سوا کسی بھی مقصد سے اگر آپ حدود مسجد (یعنی احاطۂ مسجد) سے باہر نکل گئے، خواہ یہ نکلنا ایک ہی لمحے کیلئے ہو، تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(۲)

۲...... واضح رہے کہ مسجد سے نکلنا اس وقت کہا جائے گا جب پاؤں مسجد سے اس طرح باہر نکل جائیں کہ اسے عرفاً مسجد سے نکلنا کہا جاسکے۔ لہٰذا اگر صرف سر مسجد سے نکال دیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۳)

۳...... بلاضرورت شرعی مسجد سے باہر نکلنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، یا غلطی سے، بہرصورت اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ اگر بھول کر یا غلطی سے باہر نکلیں گے تو اس سے اعتکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔(۴)

۴...... اسی طرح آپ شرعی ضرورت سے (احاطۂ مسجد سے) باہر نکلے، لیکن

---

(۱) سنن ابی داوٗد ۲، ص ۴۹۲ رقم الحدیث: ۲۴۷۲

(۲) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص ۱۷۹

(۳) البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج ۲، ص ۵۳۰

(۴) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ۴۳۸

ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ایک لمحے کیلئے بھی باہر ٹھہر گئے تو اس سے بھی اعتکاف ٹوٹ جائے۔(۱)

۵......اعتکاف کیلئے چونکہ روزہ شرط ہے، اس لئے روزہ توڑ دینے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا، لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے منافی تھا۔ مثلاً صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے، یا غروب آفتاب سے پہلے ہی اذان شروع ہوگئی یا سائرن شروع ہو گیا اور افطار کر لیا پھر پتا چلا کہ اذان و سائرن وقت سے پہلے ہی ہو گئے تھے۔ اس طرح بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یا روزہ یاد ہونے کے باوجود کُلّی کرتے وقت بے اختیار پانی حلق میں چلا گیا، تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔

۶......اگر روزہ ہی یاد نہ رہا اور بھول کر کچھ کھا پی لیا، تو اس سے نہ روزہ ٹوٹا اور نہ ہی اعتکاف۔

۷......معتکف بھائی اور بہن یہ ضابطہ یاد رکھیں کہ وہ تمام امور جن کے ارتکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

۸......جماع کرنے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ جماع جان بوجھ کر کرے یا بھول کر، دن میں کرے یا رات میں، مسجد میں کرے یا مسجد سے باہر، اس سے انزال ہو یا نہ ہو، ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۷۰۳

(۲) دُرِّمُختَار مع رَدُّ المُحتَار، ج ۳، ص ٤٤٢

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ

عورتوں سے مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کئے ہوئے ہو(۱)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں: معتکف پر سنت (یعنی حدیث سے ثابت) یہ ہے کہ نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ جنازہ میں حاضر ہو، نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ حاجت کے لئے جائے مگر اس حاجت کے لئے جا سکتا ہے جو ضروری ہو اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔(۲)

۹......بوس وکنار اعتکاف کی حالت میں ناجائز ہے اور اگر اس سے انزال ہو جائے تو اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر انزال نہ ہو تو ناجائز ہونے کے باوجود اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔(۳)

۱۰......پیشاب کرنے کیلئے (احاطہ مسجد سے باہر) گیا تھا۔ قرض خواہ نے روک لیا اعتکاف فاسد ہو گیا۔(۴)

۱۱......معتکف اگر بے ہوش یا مجنون (یعنی پاگل) ہو گیا اور یہ بے ہوشی یا جنون اتنا طول پکڑ جائے کہ روزہ نہ ہو سکے تو اعتکاف جاتا رہا اور قضا واجب ہے۔ اگر چہ کئی سال کے

---

(۱) پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۸۷

(۲) سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۱۴۰۶

(۳) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ۴۴۲

(۴) فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۲۱۲

بعد صحت مند ہو۔(۱)

۱۲......معتکف مسجد ہی میں کھائے، پیئے۔ ان امور کیلئے مسجد سے باہر جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(۲)

مگر کھانے پینے میں یہ خیال لازمی رہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔

۱۳......اگر آپ کے لئے کھانا لانے والا کوئی نہیں تو پھر آپ کھانا لانے کیلئے مسجد سے باہر جاسکتے ہیں۔لیکن مسجد میں لاکر کھانا کھائیے۔(۳)

۱۴......مرض کے علاج کیلئے مسجد سے نکلے تو اعتکاف فاسد ہوگیا۔(۴)

۱۵......اگر کسی معتکف کو نیند کی حالت میں چلنے کی بیماری ہو اور وہ نیند میں چلتے چلتے مسجد سے نکل گیا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔

۱۶......کوئی بدنصیب دوران اعتکاف مُرتد ہوگیا(نعوذ باللہ عزوجل) تو اعتکاف باطل ہے اور پھر اگر اللہ(عزوجل) مُرتد کو ایمان کی توفیق عنایت فرمائے تو فاسد شدہ اعتکاف کی قضا نہیں۔کیونکہ ارتداد(یعنی اسلام سے پھر جانے) سے زمانۂ اسلام کے تمام اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔(۵)

---

(۱) فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص۲۱۳

(۲) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج ۲، ص ۲۲۹

(۳) البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج ۲، ص ۵۳۰

(٤) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ٤۳۸

(٥) دُرِّمُختَار مع رَدُّ المُحتَار، ج ۳، ص ٤۳۷

اعتکاف میں حاجات پوری کروانے کا بہترین طریقہ:

یوں تو معتکف دن رات ربّ تعالیٰ کی رحمت میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے، مگر بالخصوص رحمتوں کو لوٹنے، برکتوں سے مستفید ہونے کا بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ رحمتوں والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ اور وَسیلہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کریں۔

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص بارگاہ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ میری بینائی لوٹا دے اس پر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں مخصوص الفاظ کے ساتھ دعاء مانگنے کا طریقہ سکھایا جس کی بدولت ان کی بینائی لوٹ آئی اور آج بھی وہی دعاء کوئی شخص اپنی حاجت کا ذکر کر کے مانگے تو وہ پوری ہو جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیُ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ(صلی اللہ علیہ وسلم) نَبِیِّ الرَّحْمَةِ،يَا مُحَمَّدُ اِنِّیُ
تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیُ فِیُ حَاجَتِیُ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیُ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ جلیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپکے توسل سے آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری فلاں (اپنی حاجت کا ذکر کریں) حاجت پوری فرمائے اے اللہ! تو اپنے نبی کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما۔(۱)

حدیث پاک میں یا محمد کے الفاظ مذکور ہیں۔مگر اس کی جگہ یا رسول اللہ کہنا چاہیے کہ صحیح مذہب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنا ناجائز ہے۔علماء فرماتے ہیں: اگر روایت

---

(۱) سنن ترمذی، ج ۵، ص ۵۶۹، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۷۸

میں وارد ہو جب بھی تبدیل کرلیں۔

حضور ﷺ کا عقیدۂ توسّل:

مذکورہ حدیث کو امام ترمذی علیہ رحمۃ نے صحیح فرمایا۔ اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں روایت کیا۔ اور بیہقی نے ﴿الدلائل و الدعوات﴾ میں اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا صحیح ہے۔ اور ابو نعیم نے اسے ﴿معرفہ﴾ میں روایت کیا۔

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا یہ عقیدہ ہے کہ مجھے اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا جائز ہے۔ اگر یہ شرک ہوتا تو حضور ﷺ اپنے وسیلہ سے دعا کرنے کے لئے ان نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کو ہرگز حکم نہ فرماتے۔

نداء یارسول اللہ ﷺ کا ثبوت:

مذکورہ حدیث مبارکہ نے فی زمانہ ایک بہت ہی اہم عقیدہ کا حل بھی فرمادیا ''یا محمد'' کے الفاظ مبارک کے ذریعے۔ چونکہ نبیٔ غیب داں سرورِ کون ومکاں ﷺ جانتے تھے کہ اس حدیث مبارکہ پر قیامت تک عمل ہوتا رہے گا، اور یہ دعا پڑھنے والا ہر شخص انہیں الفاظ کے ساتھ نداء دے کر اپنے نبی ﷺ کو پکار کر استمداد کرے گا اور وسیلہ بنائے گا۔ اگر نبیٔ پاک صاحب لولاک ﷺ کے نزدیک یہ پکارنا، ناجائز، حرام یا شرک ہوتا تو کبھی بھی آقا ﷺ یہ حکم ارشاد نہ فرماتے۔

عیسیٰ علیہ السلام اور نداء یا محمد ﷺ:

حضور اکرم ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَاَجَبْتُهٗ

پھر (عیسی علیہ السلام) میری قبر پر حاضر ہوکر عرض کریں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو میں جواب دوں گا (۱)

اس روایت سے یا رسول اللہ کہنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قبر مبارک میں حقیقی حیات کے ساتھ ہونے کا ثبوت ملتا ہے، اس لئے فرمایا میں جواب دوں گا۔ اور Simple بات ہے کہ جواب وہی دیتا ہے جو سنتا، سمجھتا بھی ہو اور یہ علامات زندہ اشخاص کی ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نداء دینا:

بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں قحط کی شکایت پیدا ہوئی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک بکری ذبح فرمائی تو اندر سے صرف سرخ ہڈی نکلی (قحط کی سختی کی بناء پر جانوروں کی صرف ہڈیاں رہ گئی تھیں) تو بلال رضی اللہ عنہ نے اس طرح نداء کی ﴿ یَا مُحَمَّدَاهْ ﴾ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور بشارت سنائی۔ (۲)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

دوران جنگ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نعرہ:

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دشمنوں کو للکارا اور انہیں جنگ کرنے کی دعوت دی اور دوران جنگ صحابہ کرام علیہم الرضوان ﴿ یَا مُحَمَّدَاهْ ﴾ کے نعرہ لگاتے تھے کیونکہ اس وقت یہ

---

(۱) مجمع الزوائد و منبع الفوائد ، ج ۸ ، ص ۲۱۱ ، طبع دار الکتاب العربی ، بیروت

(۲) البدایة و النهایة ، ج ۷ ، ص ۹۱ مطبوع : مکتبة المعارف ، بیروت

نعرہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا شعار تھا۔ پس جوان کی طرف بڑھتا اسے قتل کر دیتے تھے۔(۱)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا نداء دینا:

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں التجاء کرتے ہوئے عرض کرتی ہیں۔

اَلَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کُنْتَ رَجَاءَ نَا

وَ کُنْتَ بِنَابرّلَمْ تَكُ جَافِيا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہماری امید گاہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نہایت شفیق تھے اور آپ سخت نہ تھے۔(۲)

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا نداء دینا:

یَاسَیِّدَالسَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِداً

اَرْجُوْرِ ضَاكَ وَاحْتَمِیْ بِحَمَاكَ

یا سیدَ السّادات ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دلی ارادہ سے حاضر ہوا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی امید کرتا ہوں اور خود کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں دیتا ہوں۔(۳)

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

﴿اخبار الاخیار﴾ میں ارواح کشف کا طریقہ بیان کرتے ہوئے شیخ عبدالحق

---

(۱) البداية و النهاية ، ج ٦ ، ص ٣٢٤ مطبوع : مكتبة المعارف ، بيروت

(۲) زرقانی علی المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ، ج ٨ ، ص ٢٧٤ دار الكتب العلمية بيروت

(۳) قصیدۂ نعمان www.dae.cinebb.com/t3690-topic

محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔

﴿ یَااَحُمَدُ ﴾ کو دائیں طرف اور ﴿ یَامُحَمَّدُ ﴾ بائیں طرف کہے اور دل پر

﴿ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﴾ کی ضرب لگائے۔(۱)

مفسّرین کرام رحمۃ اللہ علیہم کے نظریات:

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضاً

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے(۲)

اس کی تفاسیر میں مفسّرین کرام رحمۃ اللہ علیہم کے چند نظریات پیش خدمت ہیں جن کو پڑھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہر کوئی اس کا قائل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''یارسول اللہ'' صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نداء دینا جائز ہے۔

امام صاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعظیم و تکریم اور توقیر کے ساتھ نداء کرو، یعنی یارسول اللہ یا نبی اللہ، یا امام المسلمین کہہ کر پکارو۔(۳)

صاحبِ جلالین رحمۃ اللہ علیہما کا عقیدہ:

بَلۡ قُوۡلُوۡا یَانَبِیَّ اللّٰہِ، یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ

بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح پکارو یا نبی اللہ یا رسول اللہ

اسی طرح تفسیر جامع البیان، تفسیر بیضاوی، وغیرہ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔

---

(۱) اخبار الاخیار، اکبر بك سیلرز لاهور

(۲) سورة النور، آیت: ٦٣، پاره ١٨ (۳) تفسیر صاوی، ج ٣، ص ١٤٩

یہودیوں کا بعثت سے قبل حضور ﷺ کو وسیلہ بنانا:

قرآن کریم فرقان حمید میں حضور ﷺ کو وسیلہ بنانے سے متعلق صراحت کے ساتھ ذکر موجود ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت شان نزول میں لکھا ہے۔

شانِ نُزول: سیدِ انبیاء ﷺ کی بعثت اور قرآن کریم کے نُزول سے قبل یہود اپنی حاجات کے لئے حضور ﷺ کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

یارب ہمیں نبی اُمّی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ سے قبل جہان میں حضور ﷺ کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور ﷺ کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔

---

(۱) تفسیر القران خزائن العرفان، تحۃ الآیۃ: ۲۸، سورۃ الحج

وسیلہ تلاش کرنے کا حکم خداوندی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔(۱)

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھا ہے: (ایسا وسیلہ تلاش کرو) جس کی بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو۔

معلوم ہوا کہ وسیلہ کا حکم مطلق ہے، اور یہ ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ جو ذات تمہیں اللہ کے قریب کر دے اس کو وسیلہ بنا لو۔

اعلیٰحضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوی رضویہ'' میں اس آیت کے لطائف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قرآن کریم کے لطائف لا متناہی ہیں اس بیان سے آیۂ کریمہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

کے مبارک جملوں کا حسن ترتیب واضح ہوا، یہ فلاح احسان کی طرف دعوت ہے اس کے لئے تقوٰی شرط ہے تو اوّلا اس کا حکم فرمایا کہ: ﴿اتقوا اللّٰه﴾ (اللہ سے ڈرو) اب کہ تقوٰی پر قائم ہو کر راہ احسان میں قدم رکھنا چاہتا ہے اور یہ عادۃً بے وسیلہ شیخ ناممکن ہے لہذا دوسرے مرتبہ میں قبل سلوک تلاش پیر کو مقدم فرمایا: ﴿وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ (اس کی طرف وسیلہ

---

(۱) سورۃ المائدہ، آیت ۳۵، پارہ ٦

تلاش کرو) اس لئے کہ:(الرفیق ثم الطریق) (پہلے ساتھی تلاش کرو پھر راستہ لو) اب کہ سامان مہیا ہولیا اصل مقصود کا حکم دیا کہ ﴿ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ ﴾ اس کی راہ میں مجاہدہ کرو ﴿لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ تاکہ فلاح احسان پاؤ۔(۱)

بغیر سحری وافطار کے مسلسل روزہ اور چُپ کا روزہ رکھنا منع ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''صومِ وصال'' یعنی بغیر سحری وافطار کے مسلسل روزہ رکھنے اور ''صومِ سکوت'' یعنی ''چُپ کا روزہ'' رکھنے سے منع فرمایا۔(۲)

عوام میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ معتکف کو مسجد میں پردے لگا کر اس کے اندر بالکل چُپ چاپ پڑے رہنا چاہئے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ پردے بے شک لگائیے کہ اعتکاف کیلئے خیمہ لگانا سنت ہے، پردے سے عبادت میں یکسوئی حاصل ہوتی ہے اور بغیر پردہ لگائے بھی اعتکاف درست ہے۔ فقہائے کرام رحمھم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اعتکاف کی حالت میں خاموشی کو عبادت سمجھ کر اپنائے رکھنا مکروہ تحریمی (ناجائز) ہے اور اگر چپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور بری بات سے بچنے کیلئے چپ رہنا تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ کیونکہ بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور نکالنا گناہ۔ اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی معتکف کو مکروہ ہے۔ مگر ضرورۃً اجازت ہے اور بلا ضرورت مسجد میں مباح بات نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔(۳)

---

(۱) العطایا النبویة فی فتاوی الرضویة، ج ۲۱، ص ۵۱۷

(۲) مسند امام اعظم، ص ۱۱۰

(۳) دُرِّمُختَار مع رد المحتار، ج ۳، ص ٤٤١

معتکف سے گناہ سرزد ہونا:

بد نگاہی، بدگمانی، بلا اجازت شرعی کسی کی بے عزتی کرنا، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، کسی پر تہمت یا بہتان باندھنا، کسی کا مذاق اڑانا، دل آزاری کرنا، فحش باتیں کرنا، گانے باجے سننا، گالم گلوچ کرنا، ناحق لڑائی جھگڑا کرنا، داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا یہ سب گناہ ہیں اور مسجد میں! وہ بھی حالت اعتکاف میں!! ظاہر ہے کہ اور بھی سخت گناہ ہے۔ ان گناہوں سے توبہ، سچی توبہ، ہمیشہ کیلیئے توبہ کرنی چاہیئے۔

اگر کسی نے حالت اعتکاف میں معاذ اللہ کوئی نشہ آور چیز رات میں استعمال کی تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ نشہ کرنا حرام ہے اور اعتکاف میں تو زیادہ گناہ ہے۔ توبہ کرنی چاہیئے۔

اعتکاف توڑنے کی سات (7) جائز صورتیں:

ان تمام صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضاء بھی لازم ہوگی لیکن گناہ نہ ہوگا۔

۱...... اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر نہیں ہوسکتا تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ (۱)

۲...... کوئی آدمی ڈوب رہا ہو یا آگ میں جل رہا ہو تو اعتکاف توڑ کر ڈوبتے ہوئے کو بچائیں اور جلتے ہوئے کی آگ بجھائیں۔ (۲)

۳...... جہاد کیلیئے اعلان عام کر دیا جائے (یعنی جہاد فرض عین ہو جائے) تو اعتکاف

---

(۱) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ۴۳۸

(۲) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ۴۳۸

کو توڑ کر جہاد میں شرکت کریں۔(۱)

۴......اگر جنازہ آجائے، کوئی اور نماز پڑھنے والا نہیں ہے تو اعتکاف توڑ کر (احاطۂ مسجد سے باہر نکل کر بھی) نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔(۲)

۵......کوئی شخص زبردستی نکال کر باہر لے جائے مثلاً حکومت کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ آجائے تو بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے جب کہ فوراً دوسری مسجد میں جانا ممکن نہ ہو۔(۳)

۶......اگر اپنے عزیز، محرم یا زوجہ کا انتقال ہو جائے تو نماز جنازہ کیلئے اعتکاف توڑ سکتے ہیں۔(مگر قضاء کرنا واجب ہو جائے گا)(۴)

۷......آپ اگر کسی معاملہ میں گواہ ہوں اور آپ کی گواہی پر فیصلہ موقوف ہو تو آپ کیلئے یہ جائز ہے کہ اعتکاف توڑ کر گواہی دینے کیلئے جائیں اور حق دار کے حق کو ضائع ہونے سے بچائیں۔(۵)

حاجت روائی اور ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت:

محدثین کرام علیہم الرضوان نے محبوب رب ذوالجلال عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری انتقال پر ملال کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد کی ایک نہایت ہی رقت انگیز حکایت نقل کی ہے، چنانچہ

(۱) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ٤٣٨

(۲) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج۳ ص٤٣٩

(۳) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ٤٣٨

(٤) حاشیه الطحطاوی علی المراقی الفلاح، ص ٧٠٣

(٥) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ٤٣٨

منقول ہے۔

حکایت:

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد نبوی الشریف علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کی پر نور اور رحمت سے معمور فضاؤں میں معتکف تھے ۔ ایک نہایت ہی غمگین شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمدردی کے ساتھ وجہ غم دریافت کی ۔ اس نے عرض کی، ''اے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لخت جگر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! فلاں کا میرے ذمہ کچھ حق ہے۔

پھر سرکار نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پُر انوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا، ''اس روضۂ انور کے اندر تشریف فرما نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی حُرمت (یعنی عزت) کی قسم! میں اس کا حق ادا کرنے کی استطاعت (یعنی طاقت) نہیں رکھتا۔'' حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ''کیا میں تمہاری سفارش کروں؟'' اس نے عرض کی، ''جس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر سمجھیں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سن کر فوراً مسجد نبوی الشریف علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام سے باہر نکل آئے۔ یہ دیکھ کر وہ شخص متعجب ہو کر عرض گزار ہوا، ''عالی جاہ! کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعتکاف بھول گئے؟'' جواباً ارشاد فرمایا، ''اعتکاف نہیں بھولا۔'' پھر مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار نور بار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اشکبار ہو گئے، کیونکہ سرکار نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو جدا ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد نے بے قرار کر دیا، آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔

آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی ہے　　اس پہ دیوانگی چھا گئی ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم　　صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
یاد آقا کی تڑپا رہی ہے　　یاد آئے ہیں شاہ مدینہ

سرکارِ عالی وقار صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مزارِ پُر انوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے روتے ہوئے فرمانے لگے، ''کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ میں نے اس مزار شریف میں آرام فرمانے والے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ فرما رہے تھے، ''جو اپنے کسی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلے اور اس کو پورا کردے تو یہ دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو رضائے الٰہی عزوجل کیلئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں (گڑھے) حائل فرمادے گا جن کا فاصلہ مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ ہوگا۔(۱)

اعتکاف میں جائز کاموں کی اجازت پر مشتمل 8 مدنی پھول:

۱......کھانا، پینا، سونا (مگر مسجد کی دری پر کھانے اور سونے کے بجائے اپنی چادر یا چٹائی پر کھائیں، سوئیں)

۲......ضرورۃً دنیوی بات چیت کرنا۔ (مگر آہستہ آواز کے ساتھ اور فالتو باتیں ہرگز مت کیجئے)۔

۳......مسجد میں کپڑے تبدیل کرنا، عطر لگانا، سر یا داڑھی میں تیل ڈالنا۔

---

(۱) شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۴۲۴، رقم الحدیث: ۳۹۶۵

۴......داڑھی کا خط بنوانا، زُلفیں تراشنا، کنگھی کرنا،مگران سب کاموں میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ کوئی بال مسجد میں نہ گرے، تیل یا کھانے وغیرہ سے مسجد کی صفیں اور دیواریں وغیرہ آلودہ نہ ہوں۔اس کی آسان صورت یہ ہے کہ یہ کام وضوخانہ یا فنائے مسجد میں اپنی چادر بچھا کر کریں۔

۵......مسجد میں بلا اُجرت کسی مریض کا معائنہ کرنا، دوا بتانا بلکہ نسخہ لکھ کر دینا۔

۶......مسجد میں بلا اجرت قرآن مجید یا علم دین پڑھنا، پڑھانا یا سنتیں اور دعائیں سیکھنا، سکھانا۔

۷......اپنی یا اہل وعیال کی ضرورت کیلئے مسجد میں خرید وفروخت معتکف کیلئے جائز ہے۔مگر تجارت کی کوئی چیز مسجد میں نہیں لا سکتے۔ ہاں اگر تھوڑی سی چیز ہے کہ مسجد میں جگہ نہ گھیرے تو لا سکتے ہیں۔خرید وفروخت صرف ضرورت کیلئے ہو اور مال کمانا مقصود ہو تو جائز نہیں، چاہے وہ مال مسجد کے باہر ہی کیوں نہ ہو۔(۱)

۸......کپڑے، برتن وغیرہ مسجد کے اندر دھونا جائز ہے۔ بشرطیکہ مسجد کی دری یا فرش پر اس کا کوئی چھینٹا نہ پڑے۔اس کی صورت یہ ہے کہ کسی بڑے برتن وغیرہ میں دھوئیں۔

ان باتوں کے علاوہ دیگر تمام وہ کام جو اعتکاف کیلئے مفسد وممنوع نہیں اور فی نفسہٖ جائز بھی ہیں اوران کے کرنے سے مسجد کی کسی طرح سے بے حرمتی بھی نہیں ہوتی وہ سب کے سب کام معتکف کیلئے جائز ہیں، لیکن بے جا چیزوں سے بچیں۔اب معتکف کو چند کام کرنے کی اجازت سے متعلق دو احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔

---

(۱) دُرِّمُختَار مع رد المحتار، ج ۳، ص ٤٤٠

معتکف مسجد سے سر نکال سکتا ہے:

۱......ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، ''جب سرکار دو عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے (تو مسجد ہی میں سے) اپنا سر اقدس میرے (حجرہ کی) طرف نکال دیتے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس میں کنگھی کر دیتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں قضائے حاجت کے سوا کسی اور کام کیلئے تشریف نہ لاتے تھے۔(۱)

باہر نکلے تو چلتے چلتے عیادت کرسکتا ہے:

۲......ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، 'سرکار مدینہ منورہ، سردار مکہ مکرمہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مریض کے پاس سے گزرتے تو بغیر ٹھہرے اور راستے سے بغیر ہٹے گزرتے ہوئے (چلتے چلتے) اُس کا حال پوچھ لیتے تھے۔(۲)

پیارے بھائیو! اس حدیث مبارک سے یہ معلوم ہوا کہ شاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شرعی یا طبعی حاجت کیلئے مسجد سے باہر تشریف لاتے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کسی بیمار کے پاس سے ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو اس کی عیادت کیلئے اپنے راستے سے ہٹتے اور نہ مریض کے پاس ٹھہرتے، بلکہ چلتے چلتے اس کی مزاج پُرسی فرمالیتے۔کوئی معتکف جب کسی شرعی عذر سے احاطۂ مسجد سے باہر نکلے تو اسے ضرورت سے زائد ایک لمحہ بھی نہ ٹھہرنا چاہئے۔ہاں راستے میں چلتے چلتے کسی کو سلام کرلیا، کسی سے کوئی بات کرلی یا چلتے چلتے بیمار پُرسی کرلی تو جائز ہے۔لیکن اس غرض سے راستے میں رک گئے یا راستہ تبدیل کیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

---

(۱) صحیح بخاری، ج ۱، ص ٦٦٥، رقم الحدیث: ۲۰۲۹

(۲) سنن ابی داوٗد، ج ۲، ص ٤٩٢، رقم الحدیث: ۲٤٧٢

﴿ الباب الثانی ﴾

خواتین کا اعتکاف

خواتین کا اعتکاف:

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، ''نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان، سردار دو جہاں، محبوب رحمٰن عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اعتکاف کرتی تھیں۔(۱)

خواتین بھی اعتکاف کریں:

خواتین کو بھی اعتکاف کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔ ویسے بھی جو باحیا خواتین ہیں وہ تو اپنے گھروں کے اندر پردہ نشین ہی ہوتی ہیں کیونکہ گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ پھرنا بے حیا عورتوں کا کام ہے۔ لہٰذا باحیا خواتین کیلئے اعتکاف کرنا شاید زیادہ مشکل نہ ہو۔ اگر تھوڑی سی تکلیف ہو بھی تو کیا حرج ہے؟ رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینہ کہاں روز روز آتا ہے! پھر دس ہی دنوں کی تو بات ہے۔ خواتین کو چونکہ مسجد بیت (تفصیل آگے آتی ہے) میں جو کہ نہایت ہی مختصر جگہ ہوتی ہے اعتکاف کرنا ہوتا ہے تو یوں قبر کی بھی یاد تازہ ہو جاتی ہے، کہ بہو بیٹیوں اور منے منیوں کی رونقوں میں دس دن کونے میں بیٹھنا گراں گزر رہا ہے تو ناراضیٔ خدا و مصطفٰے عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں تنہا قبر میں ہزاروں سال کس طرح گزارہ ہوگا؟ اگر آپ دس دن رَمَضانُ الْمُبارَک میں اپنے گھر میں اعتکاف کی حالت میں گزاریں تو

---

(۱) صحیح بخاری، ج ۱، ص ٦٦٤، رقم الحدیث: ٢٠٢٦

کیا عجب کہ اللہ عزوجل اس کی برکت سے اور اپنی رحمت سے آپ کی قبر اور مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا کے درمیان تمام پردہ ہائے حائل اٹھادے۔ ہر عورت کو زندگی میں کم از کم ایک بار تو اس سعادت کو حاصل کرنا ہی چاہیے۔

اعتکاف سے متعلق خواتین کے چند مسائل:

۱......خواتین مسجد میں نہیں صرف مسجد بیت میں اعتکاف کریں۔ مسجد بیت اس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کیلئے مخصوص کرلیتی ہے۔ خواتین کیلئے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کیلئے جگہ مقرر کریں اور اس جگہ کو پاک صاف رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ اس جگہ کو چبوترے وغیرہ کی طرح بلند کرلیں۔ بلکہ مرد حضرات کو بھی چاہیے کہ نوافل کیلئے گھر میں کوئی جگہ مقرر کرلیں کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔(۱)

۲......اگر عورت نے نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی تو گھر میں اعتکاف نہیں کرسکتی البتہ اگر اس وقت یعنی جبکہ اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کیلئے خاص کرلیا تو اس جگہ اعتکاف کرسکتی ہے۔(۲)

۳......کسی اور کے گھر جاکر عورت اعتکاف نہیں کرسکتی۔

۴......شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کیلئے اعتکاف کرنا جائز نہیں۔(۳)

۵......اگر بیوی نے شوہر کی اجازت سے اعتکاف شروع کردیا، بعد میں شوہر منع نہیں کرسکتا۔ اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمہ اس کی تعمیل واجب نہیں۔(۴)

(۱، ۲، ۳) دُرِّمُخْتَار مع رَدُّ المُحْتَار، ج ۳، ص ۴۲۹

(۴) فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۲۱۱

۶......خواتین کے اعتکاف کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض اور نفاس سے پاک ہوں کہ ان دنوں میں نماز، روزہ اور تلاوتِ قرآن حرام ہے۔(عامہ کتب) (عورت کو بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا رہتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن اور چالیس رات ہے۔چالیس دن رات کے بعد اگر خون بند نہ ہوتو بیماری ہے غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دیں۔خواتین میں یہ عام غلط فہمی ہے اور وہ سمجھتی ہیں کہ نفاس کی مدت مکمل چالیس دن ہے حالانکہ ایسا نہیں۔حکم شریعت یہ ہے کہ اگر خون ایک دن میں بند ہوگیا، بلکہ بچہ ہونے کے بعد فوراً ہی بند ہوگیا تو نفاس ختم ہوا،غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دیں۔حیض کی مدت کم ازکم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے۔تین دن اور تین رات کے بعد جب بھی خون بند ہوا فوراً غسل کرلیں اور نماز وغیرہ شروع کر دیں۔(یہاں شوہر والیوں کیلئے کچھ تفصیل ہے اسے بہار شریعت حصہ۲ میں لازمی ملاحظہ فرمائیں) اور اگر دس دن رات کے بعد خون جاری رہا تو استحاضہ یعنی بیماری ہے۔دس دن رات پورے ہوتے ہی غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دیں۔)

۷......اعتکاف سنت شروع کرنے سے قبل یہ دیکھ لینا چاہئے کہ ان دنوں میں ماہواری کی تاریخیں آنے والی تو نہیں۔اگر تاریخیں رمضان کے آخری عشرہ میں آنے والی ہوں تو اعتکاف شروع ہی نہ کریں۔

۸......اگر حالت اعتکاف میں عورت کو حیض آ جائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(۱)

---

(۱) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ، ج ۲ ، ص ۲۸۷

اس صورت میں جس دن اس کا اعتکاف ٹوٹا ہے، صرف اس ایک دن کی قضا اس کے ذمے واجب ہوگی۔(۱)

ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن بہ نیت قضا اعتکاف کرلے۔ اگر رمضان شریف کے دن باقی ہوں تو رَمَضانُ الْمُبارَک میں بھی قضا کرسکتی ہے۔ اس صورت میں رَمَضانُ الْمُبارَک کا روزہ ہی کافی ہو جائے گا۔ اگر ان دنوں قضا کرنا نہیں چاہتی یا پاک ہونے تک رَمَضانُ الْمُبارَک ختم ہو جائے تو کسی اور دن قضا کرلے۔ مگر عید الفطر اور ذوالحجۃ الحرام کی دسویں تا تیرہویں کے علاوہ کہ ان پانچ دنوں کے روزے مکروہ تحریمی ہیں۔(۲)

قضا کا طریقہ یہ ہے کہ غروب آفتاب کے وقت (بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ چند منٹ مزید قبل) بہ نیت قضا اعتکاف مسجد بیت میں آجائے اور اب جو دن آئے گا اس کے غروب آفتاب تک معتکف رہے۔ اس میں روزہ شرط ہے۔

۹......شرعی ضروریات کے بغیر جائے اعتکاف سے نکلنا جائز نہیں۔ وہاں سے اٹھ کر گھر کے کسی اور حصے میں بھی نہیں جاسکتی۔ اگر جائے گی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

۱۰......خواتین کیلئے بھی اعتکاف کی جگہ سے ہٹنے کے وہی احکام ہیں جو مرد حضرات کے ہیں۔ یعنی جن ضروریات کی وجہ سے مردوں کو مسجد سے نکلنا جائز ہے، انہی ضروریات کے لئے خواتین کو بھی اعتکاف کی جگہ سے ہٹنا جائز اور جن کاموں کیلئے مردوں کو مسجد سے نکلنا جائز نہیں، ان کیلئے خواتین کو بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جائز نہیں۔

---

(۱) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج۳ ص ۵۰۰، دارالمعرفة بیروت

(۲) الدر المختار معه رَدُّ المُحتَار، ج ۳، ص ۳۹۱

۱۱......خواتین اعتکاف کے دوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سینے پرونے کا کام کرسکتی ہیں۔گھر کے کاموں کے لئے دوسروں کو ہدایات بھی دے سکتی ہیں مگر خود اٹھ کر نہ جائیں۔

۱۲......بہتر یہ ہے کہ اعتکاف کے دوران ساری توجہ تلاوت وذکر ودرود،تسبیحات، دینی مطالعہ سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے اور دیگر عبادات کی طرف رہے، دوسرے کاموں میں زیادہ وقت صرف نہ کریں۔

اعتکاف قضاء کرنے کا طریقہ:

یاد رکھیں! آپ نے رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا اور کسی وجہ سے ٹوٹ گیا تو دس دن کی قضاء کرنا ضروری نہیں۔آپ کے ذمہ صرف اس ایک دن کی قضاء ہے جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے۔اگر ماہ رمضان شریف کے دن ابھی باقی ہیں تو ان میں بھی قضا ہوسکتی ہے۔اگر رمضان شریف گزر گیا تو پھر کسی دن قضا کرلیجئے اور اس میں روزہ بھی رکھئے۔ مگر عید الفطر اور ذوالحجۃ الحرام کی دسویں تا تیرہویں کے علاوہ کہ ان پانچ دنوں کے روزے مکروہ تحریمی ہیں۔قضا کا طریقہ یہ ہے کہ کسی دن غروب آفتاب کے وقت (بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ چند منٹ مزید قبل) بہ نیت قضا اعتکاف مسجد میں داخل ہوجایئے اور اب جو دن آئے گا اس کے غروب آفتاب تک معتکف رہئے۔اس میں روزہ شرط ہے۔

اعتکاف کا فدیہ:

اگر قضاء کرنے کی مہلت ملنے کے باوجود قضاء نہ کی اور موت کا وقت آ پہنچا تو وارثوں کو وصیت کرنا واجب ہے کہ وہ اس اعتکاف کے بدلے فدیہ ادا کردیں اور اگر وصیت نہ

کی اور ورثا فدیہ کی ادائیگی کی اجازت دے دیں تو بھی فدیہ ادا کرنا جائز ہے۔(۱)

فدیہ ادا کرنا زیادہ مشکل نہیں۔اعتکاف کے فدیے کی نیت سے کسی مستحق زکوٰۃ کو صدقۂ فطر کی مقدار میں (یعنی تقریباً دو کلو ۵۰ گرام) گیہوں یا اس کی رقم ادا کر دیجئے۔

اعتکاف توڑنے کی توبہ:

اگر اعتکاف کسی مجبوری کے تحت توڑا تھا یا بھولے سے ٹوٹا تو گناہ نہیں اور اگر جان بوجھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے توڑا تھا تو یہ گناہ ہے لہٰذا قضاء کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کیجئے۔اور جب بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے اس کی توبہ کرنا واجب ہے۔اور توبہ بلا تاخیر کرنی چاہئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔دونوں گالوں پر چند بار چپت مار لینے کا نام توبہ نہیں بلکہ اس خاص گناہ کا نام لے کر اس پر شرمندگی کے ساتھ گڑگڑا کر اللہ عزوجل کے حضور معافی طلب کیجئے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا سچا عہد بھی کیجئے۔توبہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اس گناہ سے دل میں بیزاری بھی ہو۔

معتکفین کیلئے ضرورت کی اشیاء:

﴿۱﴾ یکسوئی حاصل کرنے اور حفاظت سامان کیلئے اگر پردہ لگانا ہو تو حسب ضرورت کپڑا (سبز ہو تو خوب) ڈوری اور بکسوئے (سیفٹی پنیں) ﴿۲﴾ کنز الایمان شریف ﴿۳﴾ سوئی دھاگہ ﴿۴﴾ قینچی ﴿۵﴾ تسبیح ﴿۶﴾ مسواک ﴿۷﴾ سرمہ، سلائی ﴿۸﴾ تیل کی شیشی ﴿۹﴾ کنگھا ﴿۱۰﴾ آئینہ ﴿۱۱﴾ عطر ﴿۱۲﴾ دو جوڑے کپڑے ﴿۱۳﴾ تہبند ﴿۱۴﴾ عمامہ شریف مع ٹوپی و سربند ﴿۱۵﴾ گلاس ﴿۱۶﴾ رکابی ﴿۱۷﴾ پیالہ

---

(۱) فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۲۱۳

(مٹی کا ہوتو خوب) ﴿۱۸﴾ کپ ،ساسر ﴿۱۹﴾ تھرماس ﴿۲۰﴾ دستر خوان ﴿۲۱﴾ دانتوں کے خلال کیلئے تنکے ﴿۲۲﴾ تولیہ ﴿۲۳﴾ (غسل کیلئے احتیاطاً) بالٹی اور ڈونگا ﴿۲۴﴾ ہاتھ کا رومال ﴿۲۵﴾ چھری ﴿۲۶﴾ قلم ﴿۲۷﴾ غیر ضروری باتوں کی عادت نکالنے کی خاطر لکھ کر گفتگو کرنے کیلئے قفل مدینہ کا پیڈ ﴿۲۸﴾ مطالعہ کیلئے فیضان سنت اور حسب ضرورت اسلامی کتابیں ﴿۲۹﴾ مدنی انعامات کا فارم ﴿۳۰﴾ ڈائری ﴿۳۱﴾ جائے استنجاء خشک کرنے کیلئے ضرورت ہوتو درزی کی بے قیمت کترن یا ٹشو پیپرز ﴿۳۲﴾ سونے کیلئے چٹائی ایسی چٹائی کا استعمال مسجد میں جائز نہیں جس سے مسجد میں تنکے جھڑیں اور کوڑا ہو ﴿۳۳﴾ ضرورت ہوتو تکیہ ﴿۳۴﴾ اوڑھنے کیلئے چادر یا کمبل ﴿۳۵﴾ پردے میں پردہ کرنے کیلئے چادر ﴿۳۶﴾ دردسر، نزلہ، بخار وغیرہ کیلئے ٹکیاں وغیرہ۔

اعتکاف کے 50 مدنی پھول:

۱......رَمَضانُ الْمُبارَک کی بیس تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے بہ نیت اعتکاف مسجد میں داخل ہوجائیں۔ اگر غروب آفتاب کے بعد ایک لمحہ بھی تاخیر سے مسجد میں داخل ہوں گے تو رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی سنت ادا نہ ہوگی۔

۲......اگر غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد میں بہ نیت اعتکاف داخل تو ہوگئے اور پھر فنائے مسجد مثلاً احاطۂ مسجد میں واقع وضو خانے یا استنجاء خانے میں چلے گئے اور بیسویں رمضان کا سورج غروب ہوگیا تو کوئی حرج نہیں اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔

۳......استنجاء خانے جاتے ہوئے، چلتے چلتے سلام وجواب، بات چیت کرنے کی اجازت ہے مگر اس کیلئے ایک لمحہ بھی رک گئے تو اعتکاف ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر استنجاء خانہ احاطۂ

مسجد کے اندر ہے تو رکنے میں حرج نہیں۔

۴......اگر استنجاء خانہ گئے لیکن کوئی پہلے سے اندر گیا ہوا ہے تو مسجد میں آ کر انتظار کرنا ضروری نہیں بلکہ وہیں پر انتظار کر سکتے ہیں۔

۵......پیشاب کرنے کے بعد مسجد کے باہر ہی ضرورۃً اِستبراء (اِس۔تِب۔را) بھی کر سکتے ہیں (پیشاب کرنے کے بعد جس کو یہ احتمال (یعنی شک) ہو کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا ہے کہ پھر آ جائے گا، اس کیلئے اِستبراء یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر کوئی قطرہ رکا ہوا ہو تو گر جائے واجب ہے۔ استبراء ٹہلنے سے، زمین پر زور سے پاؤں مارنے سے، سیدھا پاؤں الٹے پاؤں پر یا الٹا پاؤں سیدھے پاؤں پر رکھ کر دبانے سے، بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے اوپر چڑھنے سے، کھنکھارنے یا بائیں کروٹ لیٹنے سے بھی ہوتا ہے اور استبراء اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ استبراء کا حکم مردوں کیلئے ہے عورت (کو اگر قطرہ رہ جانے کا شبہ ہو تو) بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔(۱)

اِستبراء کرتے وقت ضرورۃً ڈھیلا بائیں ہاتھ سے آلہ کے سوراخ پر رکھیں۔(استبراء کرنے والا پیشاب کرنے والے ہی کے حکم میں ہے لہٰذا سلام کلام وغیرہ نہ کرے اور دوران اِستبراء قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پیٹھ کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت حرام ہے)

۶......اگر مسجد کے باہر بنے ہوئے استنجاء خانے میں گندگی وغیرہ کے سبب طبیعت

---

(۱) بہار شریعت، حصّہ ۲، ص ۱۲۵

گھبراتی ہوتو رفع حاجت کیلئے گھر پر جانے میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

۷......مسجد(کی چار دیواری) سے باہر نکلے اور اگر کسی قرض خواہ نے روک لیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

۸......کھانا کھاتے وقت اپنا دسترخوان ضرور بچھائیے۔فرش مسجد یا دریاں آلودہ نہیں ہونی چاہئیں۔

۹......مسجد کی دیواروں یا دریوں وغیرہ پر ہرگز میلے یا چکنے ہاتھ مت لگائیں،تھوک نہ ڈالئے اسی طرح کان یا ناک وغیرہ سے میل نکال کر ان پر نہ لگائیے۔ بلکہ فنائے مسجد کی دیوار یا فرش وغیرہ پر بھی پان کی پیک وغیرہ نہ ڈالئے۔مسجد کی صفائی میں حصہ لیجئے ہوسکے تو معتکفین ایک شاپر جیب میں رکھ لیں اور بالوں کے گچھے اور تنکے وغیرہ چنتے رہیں آپ کی ترغیب کیلئے حدیث پاک پیش کرتا ہوں۔فرمان مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم:"جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے اللہ عزوجل اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔"(۲)

۱۰......مسجد کی دریوں کا دھاگہ اور چٹائیوں کے تنکے نوچنے سے پرہیز کیجئے۔(ہر جگہ اس بات کا خیال رکھئے)

۱۱......مسجد میں سوال کرنے والے کو ہرگز رقم وغیرہ مت دیجئے کہ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس کو دینے کی بھی اجازت نہیں۔مجدد اعظم اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد کے سائل کو اگر کوئی ایک پیسہ دے دے تو اسے چاہئے کہ اس کے کفارہ میں ستر پیسے

---

(۱) رَدُّ المُحتَار علی در المختار، ج ۳، ص ۴۳۵

(۲) سنن ابن ماجة، ج ۱، ص ۴۱۹، رقم الحدیث: ۷۱۷ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت

مزید صدقہ کرے۔(یہ صدقہ بھی مسجد کے سائل کو نہ دے)(۱)

۱۲......صرف ایک پاؤں مسجد سے باہر نکالا تو کوئی حرج نہیں۔

۱۳......دونوں ہاتھ مع سر بھی اگر مسجد سے باہر نکال دیئے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۴......بے خیالی میں مسجد سے باہر نکل گئے اور یاد آنے پر فوراً مسجد کے اندر آ بھی گئے پھر بھی اعتکاف ٹوٹ چکا۔

۱۵......کوئی ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ مسجد سے نکلے بغیر علاج ممکن نہیں تو علاج کیلئے باہر تو نکل سکتے ہیں مگر اعتکاف ٹوٹ جائے گا البتہ اعتکاف توڑنے کا گناہ نہ ہوگا، اس ایک دن کی قضاء ذمہ رہے گی۔

۱۶......کھانا اور پینے کیلئے پانی لانے والا کوئی نہیں تو لینے کیلئے باہر نکل سکتے ہیں مگر کھائیں اور پئیں مسجد ہی میں۔

۱۷......معاذ اللہ عزوجل اگر کسی بدنصیب نے کلمۂ کفر بکا اور مرتد ہوگیا تو اعتکاف ٹوٹ گیا۔اب تجدید ایمان کرے یعنی اس کلمۂ کفر سے توبہ کرے،کلمہ پڑھے،تجدید بیعت اور اگر شادی شدہ تھا تو تجدید نکاح بھی کرے۔اعتکاف کی قضاء نہیں کیونکہ مرتد ہوجانے سے سابقہ تمام نیک اعمال برباد ہوجاتے ہیں۔

۱۸......معتکف نے معاذ اللہ عزوجل کوئی نشہ آور چیز کھالی یا خدانخواستہ داڑھی جیسی پاکیزہ اور محترم سنت کو مونڈ ڈالا اگرچہ یہ دونوں کام ویسے ہی حرام ہیں اور مسجد میں اور بھی سخت گناہ لیکن اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

---

(۱) العطایا النبویة فی فتاوی الرضویة ، جدید ، ج ١٦ ، ص ٤١٨

۱۹......معتکف کیلئے مسجد میں داڑھی کا خط بنوانے یا زلفیں تراشنے یا سر اور داڑھی میں تیل ڈالنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ اپنا کپڑا وغیرہ بچھا کر پوری احتیاط سے یہ کام کئے جائیں۔ مسجد کی دریاں تیل سے آلودہ نہیں ہونی چاہئیں اور بال وغیرہ بھی ان پر نہیں گرنے چاہئیں۔

۲۰......معتکف دینی مدرسے کی کتابیں پڑھ سکتا ہے۔

۲۱......رات کے وقت جتنی دیر تک مسجد میں بتی جلانے کا عرف (رواج) ہے۔ اتنی دیر تک اس بتی کی روشنی میں بلا تکلف دینی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ زائد بجلی استعمال کرنے کیلئے انتظامیہ سے طے کر لیجئے۔

۲۲......اخبارات چونکہ جانداروں کی تصاویر بلکہ فلمی اشتہارات سے عموماً پر ہوتے ہیں لہٰذا مسجد میں ان کے مطالعے سے بچئے۔

۲۳......کوئی شخص اپنے یا کسی کے جوتے چرا کر بھاگا تو اس کو پکڑنے کیلئے مسجد سے باہر نہیں جا سکتے۔ باہر گئے تو اعتکاف ٹوٹ گیا۔

۲۴......مسجد اگر کئی منزلہ ہے اور سیڑھیاں احاطۂ مسجد کے اندر ہی بنی ہوئی ہیں تو بلا تکلف اوپر کی تمام منزلوں بلکہ چھت پر بھی جا سکتے ہیں۔ البتہ بلا ضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ اور بے ادبی ہے۔

۲۵......مسجد میں بیان کی یا نعت شریف کی کیسیٹیں سننا چاہیں تو ٹیپ ریکارڈر میں اپنے سیل ڈال لیجئے۔ اگر مسجد کی بجلی سے چلانا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ جتنی بجلی آپ نے خرچ کی ہے اس کا اندازہ کر کے اس سے کچھ زیادہ پیسے انتظامیہ کے حوالے کر دیجئے اور یہ بھی احتیاط کیجئے کہ کسی کی عبادت یا آرام میں خلل واقع نہ ہو۔

۲۶......مسجد کی چھت وغیرہ اگر گر پڑی یا کسی نے زبردستی نکال دیا تو فوراً دوسری مسجد میں معتکف ہو جائیں اعتکاف صحیح ہو جائے گا۔

۲۷......دوران اعتکاف حتّی الامکان اپنا وقت نوافل ،تلاوت قرآن ،ذکرو درود، مطالعۂ کتب اسلامیہ اور سنتیں اور دعائیں وغیرہ سیکھنے سکھانے میں گزاریئے۔

۲۸......اعتکاف کیلئے اگر مسجد میں پردہ لگائیں تو کم سے کم جگہ گھیریں تا کہ نمازیوں کو پریشانی نہ ہو۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اگر (مسجد میں) چیزیں رکھنے سے نماز کی جگہ رکے تو یہ سخت ناجائز ہے۔(۱)

۲۹......مسجد کو ہر قسم کی آلودگی اور گردوغبار وغیرہ سے بچائیں۔

۳۰......مسجد میں شوروغل، ہنسی مذاق وغیرہ ہرگز نہ کریں کہ گناہ ہے۔

۳۱......آپ گھر سے سوئے مسجد چلے تو نیکیاں کمانے مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہوں کا ڈھیر لے کر پلٹیں۔ لہٰذا خبردار! مسجد میں ہرگز ہرگز بلاضرورت کوئی لفظ منہ سے نہ نکلے، زبان پر مضبوط قفل مدینہ لگایئے۔

۳۲......معتکفین حضرات کو مسجد میں ضروری اشیاء پہلے ہی سے مہیا کر لینی چاہئیں تا کہ بعد میں کسی سے سوال کرنے کی حاجت نہ رہے اور دوسروں سے چیزیں مانگتے رہنے کی عادت بھی اچھی نہیں۔ بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان تو سوال سے اس قدر بچتے تھے کہ اگر ان کا چابک بھی گر جاتا تو گھوڑے پر بیٹھے ہونے کے باوجود وہ کسی کو اتنا تک نہ کہتے کہ ''بھائی! یہ چابک تو ذرا اٹھا دینا'' خود گھوڑے سے اتر کر اٹھا لیتے۔

---

(۱) العطایا النبویۃ فی فتاوی الرضویۃ ، ج ۸ ، ص ۹۷

۳۳......دوسرے کی موجودگی میں تلاوت کی آواز اتنی آہستہ رکھئے کہ اس کے کانوں تک آواز نہ پہنچے۔

۳۴......اگرآپ کی مسجد میں دیگر معتکفین ہوں تو ان کے حقوق صحبت کا ہر طرح سے لحاظ رکھئے دیگر معتکفین کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھئے، ان کی ضروریات پوری کرنے کی حتّی الامکان سعی کیجئے اور اخلاص وایثار کا مظاہرہ کرتے رہیے۔ ایثار کا ثواب بے شمار ہے چنانچہ تاجدارِ رسالت، ماہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بخشش نشان ہے، "جو شخص اس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔"(۱)

۳۵......آپ جو کچھ دعائیں اور سنتیں جانتے ہیں دوسرے معتکفین کو سکھانے کی کوشش کیجئے کہ ثواب لوٹنے کا ایسا سنہری موقع بار بار نہیں ملتا۔

۳۶......اعتکاف کے دوران جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ سنتوں پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ مثلاً چٹائی اور مٹی کے برتن وغیرہ استعمال کیجئے۔

۳۷......مدنی انعامات پر عمل کر کے کارڈ پر کیجئے اور اس کو ہمیشہ کیلئے عادت بنائیے۔

۳۸......مسجد کے فرش، دری یا چٹائی پر سونے سے پرہیز کیجئے کہ پسینے کی بدبو اور سر کے تیل کا دھبہ ہونے نیز احتلام کی صورت میں ناپاک ہو جانے کا بھی خطرہ ہے۔ لہٰذا اپنی چٹائی ضرور ساتھ لائیے۔ اس سے چٹائی پر سونے کی سنت بھی ادا کرنے کا موقع ملے گا اور مسجد کی دریاں اور چٹائیاں بھی آلودگی سے محفوظ رہیں گی۔

---

(۱) اتحاف السادة المتقين ، ج ۹ ، ص ۷۷۹

۳۹......اگر اپنی چٹائی میسر نہ ہوتو کم از کم اپنی چادر ہی بچھا لیجئے۔

۴۰......گھر ہو یا مسجد، جہاں بھی سوئیں پردہ میں پردہ کا خیال رکھیں ممکن ہوتو پاجامے پر ایک چادر تہبند کی طرح لپیٹنے اور دوسری اوڑھنے کی عادت بنائیے کہ نیند میں بعض اوقات کپڑے پہنے ہوئے بھی سخت بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔

۴۱......ہرگز ہرگز دو حضرات ایک ہی تکیہ پر یا ایک ہی چادر میں نہ سوئیں۔

۴۲......اسی طرح محل فتنہ میں کسی کی ران یا گود میں سر رکھ کر لیٹنے سے بھی پرہیز کیجئے۔

۴۳......جب ۲۹ رَمَضانُ الْمُبارَک کو عید الفطر کے چاند کی خبر سنیں یا ۳۰ رمضان شریف کا سورج ڈوب جائے تو مسجد سے ایسے نہ دوڑ پڑیئے کہ جیسے قید سے رہا ہوئے، بلکہ ہونا یہ چاہئے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے رخصت ہونے کی خبر سنتے ہی صدمہ سے دل ڈوبنے لگے کہ آہ! محترم ماہ ہم سے جدا ہو گیا، خوب رو رو کر ماہ رمضان کو الوداع کیجئے۔

۴۴......اختتام اعتکاف کے وقت خوب رو رو کر اپنی خامیوں اور کوتاہیوں اور مسجد کی بے ادبیوں پر اللہ عزوجل سے معافی طلب کیجئے۔ خوب گڑگڑا کر اپنے اور تمام عالم کے مسلمانوں کے اعتکاف کی قبولیت اور کل امت کی مغفرت کی دعاء مانگئے۔

۴۵......آپس میں ایک دوسرے سے حق تلفیاں معاف کروائیے۔

۴۶......خدام مسجد کو بھی ہو سکے تو تحائف دیکر راضی کیجئے۔

۴۷......انتظامیہ مسجد کا بھی تعاون کے سبب شکریہ ادا کیجئے۔

۴۸......شب عید الفطر ہو سکے تو عبادت میں گزاریئے۔ ورنہ کم از کم عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کیجئے تو بحکم حدیث پوری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

۴۹......کوشش کر کے نفلی اعتکاف کی نیت سے چاند رات اسی مسجد میں گزاریئے جہاں سنت اعتکاف کیا ہے۔حضرت سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:''کہ بزرگان دین رحمہم اللہ المبین اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ (عید الفطر کی) رات (مسجد ہی) میں گزاریں تاکہ وہیں سے ان کے دن (یعنی عید کے مبارک دن) کی ابتداء ہو۔(۱)

سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بزرگان دین رحمہم اللہ المبین کا یہ معمول نقل فرماتے ہیں کہ وہ چاند رات کو اپنے گھروں کو نہیں لوٹتے تھے جب تک کہ لوگوں کیساتھ عید کی نماز ادا نہ کر لیتے۔

۵۰......عید کی مقدس ساعتیں بازاروں کے اندر خریداریوں میں گزارنے سے پرہیز کیجئے۔اسی طرح عید کے یوم سعید کو بھی معاذ اللہ عزوجل مخلوط تفریح گاہوں، سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں میں گزار کر یوم عید نہ بنائیے۔

اختتامیہ:

اللہ ربّ العزّت کی بارگاہِ بےکس پناہ میں التجاء ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے صدقے وطفیل اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔ہمیں بھی اپنی زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ اعتکاف کی برکتیں لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور اس کتاب کو امّت مسلمہ کے استفادہ کا باعث بنائے۔(آمین بجاہ النبی الامین)

---

(۱) الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، ج ۱، ص ۴۸۸

مأخذ و مراجع (Bibliography)

۱۔سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹ھ/۹۱۱ھ)۔الدر المنثور فی التفسیر بالماثور۔ بیروت، لبنان : دار الفکر، ۱۹۹۳ء۔

۲۔صاوی، احمد بن محمد خلوتی مالکی (۱۱۷۵ھ/۱۲۴۱ھ)۔حاشیہ علی تفسیر الجلالین۔کراتشی، باکستان: المکتبۃ المدینۃ، ۱۴۲۱ھ

۳۔صدر الشریعہ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی (۱۳۶۷ھ)۔تفسیر خزائن العرفان۔ لاہور۔ باکستان: ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔

۴۔مفتی احمد یار خان نعیمی (۱۳۹۱ھ)۔تفسیر نور العرفان۔ گجرات۔ پاکستان: نعیمی کتب خانہ۔

۵۔بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴ھ/۲۵۶ھ)۔الصحیح۔ بیروت، لبنان : دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ۔

۶۔مسلم، ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قشیری نیشاپوری (۲۰۶ھ/۲۶۱ھ)۔الصحیح۔ بیروت، لبنان : دار ابن حزم۔

۷۔ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹ھ/ ۲۷۹ھ)۔السنن۔ ریاض، السعودیۃ العربیۃ : دار السلام۔

۸۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲ھ/ ۲۷۵ھ)۔السنن۔ ریاض، السعودیۃ العربیۃ : دار السلام۔

۹۔ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷ھ/۲۷۵ھ)۔السنن۔ بیروت، لبنان : دار المعرفۃ۔

۱۰۔بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴ھ/۴۵۸ھ)۔شعب الایمان۔ بیروت۔ لبنان۔ دار الکتب العلمیۃ

۱۱۔خطیب تبریزی، ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ (۷۴۱ھ)۔مشکوٰۃ المصابیح۔کراتشی، باکستان، قدیمی کتب خانہ۔

۱۲۔ہیثمی، نور الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵ھ/ ۸۰۷ھ)۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔ بیروت، لبنان : دار الفکر۔

۱۳۔ہندی، حسام الدین علاء الدین علی متقی (م 975ھ)۔کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال۔ بیروت، لبنان : دار الکتب العلمیۃ۔

۱۴۔سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹ھ/۹۱۱ھ)۔الجامع الصغیر۔ بیروت، لبنان : دار الکتب العلمیۃ

۱۵۔ ملاعلی قاری، علی بن سلطان محمد نور الدین حنفی (۱۰۱۴ھ)۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح۔ ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ۔

۱۶۔ زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵ھ/۱۱۲۲ھ)۔ شرح المواہب اللدنیۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۷۔ حصکفی، محمد علاء الدین بن علی حنفی (۱۰۲۵ھ/ ۱۰۸۸ھ)۔ الدر المختار فی شرح تنویر الابصار۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۱۸۔ ابن عابدین شامی، محمد بن محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین دمشقی (۱۲۴۴ھ/ ۱۳۰۶ھ)۔ رد المحتار علی الدر المختار۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۱۹۔ نظام الدین بلخی، و جماعۃ العلماء (۱۰۲۸ھ/ ۱۱۱۸ھ)۔ الفتاوی الھندیۃ، عالمگیریۃ۔ کوئٹہ، پاکستان، المکتبۃ الرشیدیۃ

۲۰۔ طحطاوی، شیخ احمد بن محمد بن اسماعیل حنفی (۱۲۳۱ھ)۔ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح۔ ملتان، پاکستان، مدینۃ الاولیاء۔

۲۱۔ علامہ شرنبلالی، حسن بن عمار بن علی، (۹۹۴ھ/ ۱۰۶۹ھ) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح۔ ملتان، پاکستان، مدینۃ الاولیاء۔

۲۲۔ ابن نجیم، زین بن ابراہیم بن محمد بن محمد بن محمد بن بکر حنفی (۹۲۶ھ/ ۹۷۰ھ)۔ البحر الرائق شرح کنز الدقائق۔ کوئٹہ۔ پاکستان: المکتبۃ الرشیدیۃ۔

۲۳۔ ابو محمد فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی الحنفی (۷۴۳ھ)۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۰ھ۔

۲۴۔ ابن ہمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد سیواسی سکندری (۷۹۰ھ/ ۸۶۱ھ)۔ فتح القدیر شرح الھدایۃ۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ رشیدیہ۔

۲۵۔ بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد الفراء (۴۳۶ھ/ ۵۱۶ھ)۔ شرح السنۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ۔

۲۶۔ ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶ھ/ ۴۳۰ھ)۔ مسند الامام ابی حنیفہ۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔

۲۷۔ کاسانی، علاء الدین أبی بکر بن مسعود الحنفی (۵۸۷ھ)۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ بیروت، لبنان:

دار احیاء التراث العربی۔

۲۸۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ (۹۵۸ھ/۱۰۵۲ھ)۔ جذب القلوب۔ سکھر، پاکستان : مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۲۹۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ (۹۵۸ھ/۱۰۵۲ھ)۔ اخبار الاخیار۔ لاہور، پاکستان: اکبر بک سیلرز۔

۳۰۔ امام احمد رضا، محدث ہند ابن نقی علی خاں قادری بریلوی (۱۲۷۲ھ/۱۳۴۰ھ)۔ العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ۔ لاہور، پاکستان : رضا فاؤنڈیشن۔

۳۱۔ امام احمد رضا، محدث ہند ابن نقی علی خاں قادری بریلوی (۱۲۷۲ھ/۱۳۴۰ھ)۔ الملفوظ۔ لاہور، پاکستان : مشتاق بک کارنر۔

۳۲۔ امام احمد رضا، محدث ہند ابن نقی علی خاں قادری بریلوی (۱۲۷۲ھ/۱۳۴۰ھ)۔ جدّ الممتاز۔ کراتشی، پاکستان : المکتبۃ المدنیۃ۔

۳۳۔ محمد امجد علی بن جمال اللہ بن خدا بخش اعظمی حنفی برکاتی (متوفی ۱۳۶۷ھ)۔ بہارِ شریعت۔ کراتشی، پاکستان: المکتبۃ المدینۃ۔

۳۴۔ محمد امجد علی بن جمال اللہ بن خدا بخش اعظمی حنفی برکاتی (متوفی ۱۳۶۷ھ)۔ فتاویٰ امجدیہ۔ کراتشی، پاکستان: المکتبۃ الرضویۃ، ۱۴۱۹ھ۔

۳۵۔ ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر (۷۰۱ھ/۷۷۴ھ)۔ البدایۃ والنہایۃ۔ بیروت، لبنان : دار الفکر، ۱۴۱۸ھ۔

۳۶۔ ابوحنیفہ، امامِ اعظم نعمان بن ثابت (۸۰ھ/۱۵۰ھ)۔ قصیدۂ نعمان۔ http://wwwdae.cinebb.com/t3690-topic

۳۷۔ الزبیدی، سید محمد بن محمد حسینی (۱۲۰۵ھ)۔ اتحاف السادۃ المتقین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری کی خوبصورت کتابیں

☆ اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ ترجمہ "آسان کنزالایمان"

☆ اُنیس سورہ مع مجموعہ وظائف
☆ عقائد اسلامیہ
☆ آدابِ میّت
☆ احکام القران
☆ الحج
☆ العمرہ
☆ امانت
☆ برکات الوظیفہ الکریمہ (چند لمحات کی توجہ)
☆ بدعت کی حقیقت
☆ درود شریف سے پریشانیوں کا حل
☆ درودِ وسلام کا حسین تحفہ
☆ دکھی دلوں کا سہارا
☆ دکھی دلوں کا سہارا (پاکٹ سائز)
☆ اعتکاف
☆ فیضانِ احادیث
☆ حفظِ القران
☆ اسلامی طرزِ عمل
☆ استخارہ
☆ شبِ قدر
☆ ختمِ قادریہ شریف
☆ خزینہ دُعاء
☆ میوزک عذابِ الٰہی کا سبب ہے
☆ پنجسورہ شریف
☆ قصیدہ بردہ شریف

☆ مجموعہ اوراد و وظائف (اضافہ جدیدہ)
☆ فیضانِ القرآن
☆ قرآنی سورتوں کے خواص
☆ قربانی کی اہمیت
☆ رمضان المبارک کی خصوصی عبادات
☆ صدقہ
☆ شیطانی اثرات کا روحانی حل
☆ تبرک
☆ تعویذات اور دم کی برکات
☆ انمول خزانہ
☆ وسیلہ
☆ زکوٰۃ کی اہمیت کو سمجھئے
☆ ضرورتِ دین
☆ ضیاءِ درود
☆ نماز
☆ مزدور شہزادہ
☆ روٹی کا صدقہ
☆ بارہ ماہ کے اوراد و وظائف
☆ الجامع الوظائف
☆ الجامع الدعاء
☆ روحانی وجسمانی بیماریوں کا علاج
☆ نماز میں دل کیوں نہیں لگتا
☆ حیاء
☆ رزق کے غیبی خزانے